ماہنامہ

الاشرف

کراچی

مارچ ۲۰۱۱ء

Reg.# SC 742

Web: www.ashrafia.net

بیادگار امام العارفین زبدۃ الصالحین حضرت غوث العالم
محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

بانی: اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق مارچ ۲۰۱۱ء جلد نمبر ۳۲ شمارہ نمبر ۳

اے اشرف زماں زمانہ مدد نما
درہائے بستہ را ز کلید کرم کشا

ماہنامہ

الاشرف
کراچی

روحانی سرپرست

بانی

اشرف المشائخ
حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف
الاشرفی الجیلانی قدس سرہ العزیز

شیخ ملت

حضرت ابوالمحمود سید محمد اظہار اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر (یوپی)

ایڈیٹر

ڈاکٹر ابوالمکرّم سید محمد اشرف جیلانی
سجادہ نشین
درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد

سب ایڈیٹر

صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی

قیمت =/30 روپے / سالانہ =/300 روپے

روحانی تعلیمات اور روحانی اقدار کا علمبردار

بیاد گار بزرگان محترم

غوث العالم۔ تارک السلطنت محبوب یزدانی
حضرت مخدوم میر اوحد الدین سلطان
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ
قطب ربانی
حضرت ابو مخدوم شاہ
سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

نگران انتظامی امور	سید محبوب اشرف جیلانی
مشاورت	سید اعراف اشرف جیلانی
پروف ریڈر	محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی
اکاؤنٹس	مہتاب احمد اشرفی
ٹائٹل اینڈ ڈیزائننگ	سید وقاص علی
کمپوزنگ	کامران اشرفی
سرکولیشن	جناب بلال اشرفی محمد قدیر اشرفی

مقام اشاعت

درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد
فردوس کالونی، کراچی
پوسٹ بکس نمبر: 2424۔ کراچی 74600
فون نمبر: 36686493-36623664
رجسٹرڈ نمبر ایس ایس 742

پرنٹر و پبلشر: ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے الاشرف آفسٹ پرنٹنگ پریس، ناظم آباد سے چھپوا کر شائع کیا

اس شمارے میں

حمد ونعت	حضرت سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی	۳
آغاز گفتگو	ایڈیٹر	۴
درس قرآن	حضرت علامہ مشیر احمد دہلوی مدظلہ العالی	۶
درس حدیث	حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمۃ	۹
حقوق والدین خصوصاً ماں کے حقوق	حضرت مولانا ابن بشیر احمد دہلوی مدظلہ العالی	۱۰
سیدنا حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ	حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف جیلانی قدس سرہ	۱۳
غرور کی سزا	از: سید جمال اشرف جیلانی	۱۷
عرفان شریعت	مفتی الاشرف	۱۸
نماز کا فلسفہ	پروفیسر فیض الرحمن صاحب	۱۹
حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	صاحبزادہ محمد مستحسن فاروقی صاحب	۲۲
راہ طریقت	حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف جیلانی قدس سرہ	۲۵
مجاہد اسلام ابو یوسف منصور	انتخاب: صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی	۲۷
حضرت علامہ خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالی	۳۰
جنگ میں مسلم خواتین کا کردار	کشور قریشی	۳۷
نباتات کی اہمیت	محترمہ عطیہ اشرف صاحبہ (کراچی یونیورسٹی)	۳۹
سفرنامہ زیارت مزارات مقدسہ	جناب اسماعیل اشرفی صاحب	۴۱
کیا آپ جانتے ہیں؟	حضرت مخدوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی مدظلہ العالی	۴۴
الاشرف نیوز	صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی	۴۵

حمد باری تعالیٰ

حضرت سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

ترے حمد کی نہیں انتہاء تری شان جل جلالہ
ترا ذکر دافع ہر بلا تری شان جل جلالہ
تو کریم ہے تو خبیر ہے تو رحیم ہے تو قدیر ہے
تری رحمتوں کا ہے آسرا تری شان جل جلالہ
نہ ترے کرم کی مثال ہے نہ نظیر ہے نہ شریک ہے
کوئی تیری جیسی عطا نہیں تری شان جلالہ
تو ہی رب ہے سارے جہان کا تری شان بندہ نواز ہے
تو ہی بخش دے مری خطا تری شان جل جلالہ
ہے ہدایتوں کا یہ سلسلہ جو رسول تم نے ہمیں دیا
تبھی سب کو تیرا پتہ چلا تری شان جل جلالہ
جو ترے رسول کا ہوگیا وہی بالیقیں تجھے پاگیا
ترا قرب اصل ہے مدعا تری شان جل جلالہ
ہیں گناہ گرچہ بہت بڑے نہیں ہیں کرم سے ترے بڑے
ہو قبول میری ہر ایک دعا تری شان جل جلالہ

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

عظمت سید عالم کو پہچان گیا
بالیقیں دنیا سے وہ صاحب ایمان گیا
جس پہ ہوجائے کرم اور نوازش ان کی
بس وہی قدموں میں سرکار کے قربان گیا
جس کی چاہا مرے آقا نے بدل دی قسمت
پھر تو درویشی میں رہ کر بھی وہ سلطان ہوگیا
چاند نے چیر دیا ان کی محبت میں جگر
جبکہ سرکار مدینہ کا وہ فرمان گیا
جس طرف رحمت عالم کے گزرجائیں قدم
سب حجر بول اٹھیں دیکھو وہ ذیشان گیا
جس نے دیکھا ہے جمال رخ تابان رسول
پھر کسی اور کی جانب نہ کبھی دھیان گیا
جب ادا قلب وزباں سے کیا اظہارؔ نے نعت
لوگ کہتے رہے وہ خادم حسان ہوگیا

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

آغاز گفتگو

ماہنامہ الاشرف کے ''رحمتہ العالمین نمبر'' کی زبردست پذیرائی کے بعد ماہ ربیع الثانی کا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

الحمدللہ ربیع الاول شریف کے ابتدائی بارہ دن بخیر وعافیت گذر گئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ کہیں بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔تمام محافل جلسے اور جلوس نہایت سکون واطمینان سے منعقد ہوئے بلکہ گذشتہ سالوں سے زیادہ جوش وخروش دیکھنے میں آیا۔

عاشقان مصطفےٰ ﷺ نے اپنے آقا ومولیٰ سرور کونین رسول الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین محبوب رب المشرقین و رب المغربین ﷺ کا میلاد نہایت جوش وخروش اور عزت واحترام سے منایا۔پاکستان کے تمام شہروں خصوصاً شہر کراچی کو خوبصورت انداز میں سجایا گیا۔برقی قمقموں جھالروں سبز بینرز اور جھنڈوں نے عجیب سماں پیدا کردیا۔

روشنیوں کا شہر کراچی حقیقت میں روشنیوں سے جگمگا رہا تھا شہر کی تقریباً ہر گلی اور ہر علاقے سے محافل میلاد نعت خوانی اور درود وسلام کی آوازیں آرہی تھی شہر کی انتظامیہ نے بھی بھرپور تعاون کیا اور جلسے جلوس کو سیکورٹی فراہم کی اس طرح الحمدللہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کا مبارک ومقدس مہینہ خیر وخوبی کے ساتھ گذر گیا۔

مسلمان حکمرانوں کے لئے لمحہ فکریہ

برادران اسلام!

آپ دیکھ رہے ہیں کہ عالم اسلام میں بہت تیزی کے ساتھ حکومتی سطح پر تبدیلیاں رونما ہورہی ہیں مصر کی طویل حکومت کے خاتمے کے بعد مارشل لاء نافذ ہوچکا ہے۔تیونس کی طویل حکومت بھی ختم ہوچکی ہے اب لیبیا، سوڈان، بحرین اور ایران میں عوامی احتجاج شروع ہوچکا ہے۔

کیونکہ اب یہی ممالک ان کا ٹارگٹ ہیں۔لیبیا کے کرنل قذافی کو اس بات کی سزا دی جارہی ہے کہ انھوں نے اقوام متحدہ میں غیر مسلم سربراہان مملکت کو دعوت اسلام دی تھی اور قرآن کریم کے انگریزی نسخے تقسیم کئے تھے آپ جانتے ہیں کہ عالم اسلام میں یہ تبدیلیاں کیوں رونما ہورہی ہیں وجہ یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ پرانے مہروں سے کام نکال کر نئے مہروں کی تلاش کرچکے ہیں۔

ان عیاش حکمرانوں کی لوٹی ہوئی دولت جو مسلمانوں کا خون نچوڑ کر حاصل کی گئی ہے۔امریکہ اور سوئزرلینڈ کے غیر مسلم بینکوں میں پہنچ چکی ہے۔اب یورپ اور امریکہ مسلمانوں کی دولت سے اپنی معاشی اور اقتصادی زبوں حالی کو تقویت دینگے۔

آخر مسلمان کب ہوش میں آئینگے اگر تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو جتنے مسلم حکمرانوں نے اپنی دولت ان کے بینکوں میں

WWW.NAFSEISLAM.COM

رکھی کسی کو یہ دولت واپس حاصل کرنے کی مہلت نہیں ملی ۔عراق اور افغانستان کے بعد مصر، تیونس، لیبیا، سوڈان، یمن میں تبدیلی کا آغاز ہو چکا ہے۔

مشرق وسطی اور تمام عرب ممالک اب ان یہود و نصاری کا اگلا ہدف ہونگے۔ پاکستان میں ویسے بھی فوجی حکمرانوں کے علاوہ کوئی جمہوری حکومت مستحکم نہیں رہ سکی۔

موجودہ حکومت ابتداء ہی سے بیساکھیوں کی مدد سے چل رہی ہے ملت اسلامیہ بظاہر یہود و نصاری کے پنجوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ اور مسلمان شدید مایوسی کا شکار ہیں لیکن مایوسی تو گناہ ہے آیئے اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لاتقنطوا من رحمة الله

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

ان شاءاللہ وہ وقت دور نہیں جب ملت اسلامیہ کی عزت رفتہ بحال ہوگی اور مسلمان ساری دنیا میں کامیاب وکامران ہوگا۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ

ایڈیٹر

☆

☆ ☆ ☆

☆

نورِ عینین نبی

اعلیٰ حضرت شاہ ابواحمد علی حسین اشرفی (اشرفی میاں) قدس سرہ

شاہِ جیلاں بمنِ زارو پریشاں مددے
نورِ عینین نبی سید و سلطاں مددے

حاضرم بردر پاک تو بصد رنج والم
دستگیرا بمن بے سرو ساماں مددے

بامید یکہ بہ بغداد ز ہند آمدہ ام!
مشکلم سہل کن وبرمن حیراں مددے

بر دلِ مردۂ من یک نظر لطف بکن
اے مسیحائے زماں عیسیٰؑ دوراں مددے

بردرِ پاک تو داریم سرِ عجز و نیاز
پیر پیران جہاں مرشد پاکاں مددے

ما غریبیم و غریبُ الوطنم اے آقا
شب تاریک و رہ تنگ ومن بیچارہ

اندریں حال زبوں اے مہ تاباں مددے
ہندی و سندی و ترکی بدرت عرض گزار

طالبِ معرفتم قلب مراد روشن کن
اے شہِ کشور دیں صاحب عرفاں مددے

اشرفیؔ آمدہ در حالت پیری بدرت
دستگیری بکن اے حامی پیراں مددے

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

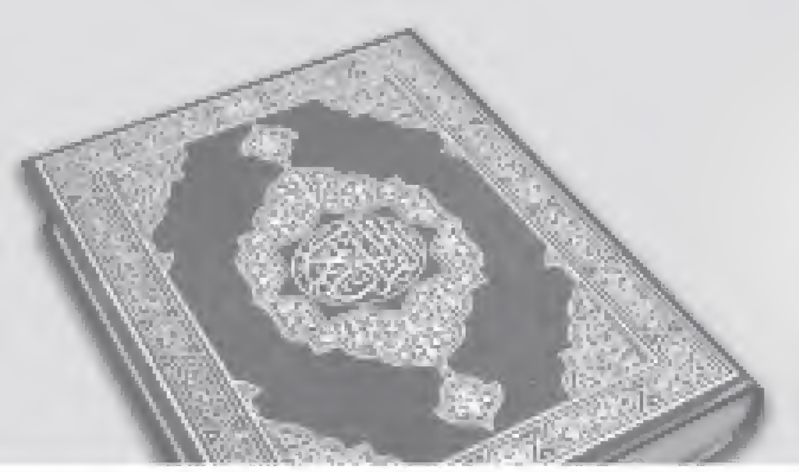

درس قرآن

علامہ مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ

مزین کردی گئیں لوگوں کے لئے مرغوبات نفس عورتوں اولاد اور بیٹوں سے۔

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ

سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان زدہ گھوڑے اور مویشیوں اور کھیتی باڑی کو پسندیدہ بنادی گئیں۔

ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ

یہ سب سامان ہے دنیاوی زندگی کا اور اللہ کے پاس بہتر ٹھکانہ ہے

حل لغات۔

حُبّ: چاہت۔ قناطیر: قنطار کی جمع مخصوص وزن۔

ذَھَبُ: سونا۔ فِضة: چاندی۔ خَیل: گھوڑے۔ متاع: سامان

قنطار کی تعداد میں مفسرین کی مختلف رائے ہیں اصل میں بہت بڑی مقدار کو قنطار کہتے ہیں۔ مسند احمد میں حدیث مرفوع ہے ایک قنطار بارہ سو اوقیہ کا ہوتا ہے۔ حضرت حسن بصری سے مرفوعاً مروی ہے قنطار بارہ سو دینار وزن ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں عرب بارہ سو کا بتاتے ہیں بعض ہزار کا بتاتے ہیں غرضیکہ کثیر مقدار کو قنطار کہا جاتا ہے۔

ترجمہ: لوگوں کے لئے مرغوبات نفس عورتوں بیٹوں سونے چاندی کے ڈھیر، نشاندہ گھوڑے، مویشی، زرعی زمینیں یعنی کھیتی باڑی کو بڑی خوش آئند بتادی گئیں ہیں مگر یہ سب چیزیں دنیا کی چندروزہ زندگی کے لئے ہے حقیقت میں بہتر ٹھکانہ آخرت ہے وہ اللہ کے پاس ہے۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ

کہہ دیجئے کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو اس سے زیادہ اچھی ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ان کے رب کے پاس

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ

ان کے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں جنتیوں کو ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوگی اور پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہونگی اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ربط آیات: آیت متصلہ میں رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔

ان فی ذلک لاحل والابصار. آنکھ والوں کے لئے بیشک عبرت ہے دیدہ بینا والے عبرت حاصل کریں اور دیکھیں۔

جنگ بدر سے یہ عیاں ہے کہ اللہ پر بھروسہ اعتماد اور اعتقاد رکھنے والے کبھی ناکام و نامراد نہیں ہوتے رب کی طرف سے فتح ونصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ قلت و کثرت وبنیادی ساز وسامان اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والوں کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا فتح ونصرت عزت وذلت خیر وشر سب کا مالک پروردگار عالم ہے اپنی طاقت اپنی کثرت پر بھروسہ کرنے والے کس طرح ناکام ونامراد ہوتے ہیں۔

واقعہ بدر سے عیاں ہے ۔ضمناً یہ بھی بتایا جارہا ہے حیات دنیاوی یہاں کے عیش وعشرت ساز وسامان کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دینا حماقت اور نادانی ہے۔ جیسے ابو حارثہ بن علقمہ نے اپنے بھائی سے کہا تھا کہ یہ رسول برحق ہیں لیکن اگر میں ایمان لے آیا تو روم کے بادشاہ نے ہم کو جو مال ودولت مراعات شاہانہ دے رکھی ہیں وہ واپس لے لی جائیں گی اس نے دنیا کے ساز وسامان مال ودولت کو جو فانی ہے آخرت کے دائمی انعام واکرام پر ترجیح دی۔ بتایا جارہا ہے تم فانی چیزوں کو باقی رہنے والی نعمتوں پر ترجیح نہ دو، مال ودولت کا نشہ عیش وعشرت کا سامان سب ہیچ اور فانی ہے۔

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ:

آیت زیر درس میں بتایا جارہا ہے دنیا کی چند اہم مرغوب چیزیں مثلاً عورتیں ۔ بیٹے سونے چاندی کے ڈھیر موٹے تازے نشان زدہ گھوڑے مویشی کھیتی باڑی یہ سب دنیا کے ساز و سامان ہیں جو فانی ہیں انجام کار باقی رہنے والی خوبی والی چیز اللہ کے پاس ہے یہ مرغوب چیزیں جن کا نام لے کر بتایا گیا دنیا کے رہنے والے انسانی افراد کیلئے مرغوب دلکش بنادی گئیں ہیں اکثر لوگ خواہش نفس کے طابع ہوکر ان کی محبت میں مبتلا ہوکر آخرت کو بھول جاتے ہیں اشیاء مرغوب کے ذکر میں سب سے پہلے عورت کا ذکر کیا گیا ہے۔

متاع دنیا میں سب سے زیادہ محبت رغبت مرد کو عورت سے ہوتی ہے کوئی دوسری محبت اس درجہ کو نہیں پہنچتی وہ عورت کی محبت ہے معاشرہ میں اس کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ سنوارنے میں بگاڑنے میں اس کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد فتنوں میں مردوں کے لئے فتنہ عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ہوگا جو مردوں کے لئے ضرر رساں ہو۔

وَالْبَنِیْنَ:

دوسرے درجہ میں جس چیز کا ذکر کیا گیا ہے وہ بیٹوں کی رغبت ومحبت ہے ۔لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ بیٹے ہوں جوان کے مددگار ہوں ہمارے جانشین بن سکیں اور سلسلہ نسب کا ذریعہ ہوں۔

وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ:

تیسرے درجہ پر جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ سونا چاندی کے جمع کئے ہوئے ڈھیر کے ڈھیر ہیں اس کی رغبت اس کے جمع

کرنے کی خواہش جس کو انسان اپنی بڑائی کا ذریعہ جانتا ہے اس سے کبھی سیر نہیں ہوتا اس کی خواہش بڑھتی رہتی ہے ۔ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگوں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ انسان کو اگر سونے بھری وادی مل جائے تو وہ دوسرے کی خواہش کرے گا اگر دوسری مل جائے تو تیسری کی خواہش کرے گا آدم کی خواہش مٹی کے سوا کوئی نہیں بھر سکتی۔ یہاں مٹی سے مراد قبر ہے۔

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ :

نشان زدہ موٹے تازہ گھوڑے اس کی طلب رغبت بھی خواہشات انسانی میں شامل ہے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا گھوڑے کی پرورش تین طرح ہے ایک پرورش باعث اجر ہے ایک باعث ستر ہے ایک باعث عذاب ہے باعث اجر گھوڑے کی وہ پرورش ہے جو وہ اس لئے کرتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔

باعث ستر گھوڑے کی وہ پرورش ہے۔ جس سے وہ اپنا ذریعہ معاش کا وسیلہ بنائے گا لوگوں کے سامنے رسوا ہونے سے بچے گا دست سوال دراز نہیں کرنا پڑے گا۔

باعث عذاب گھوڑے کی وہ پرورش ہے جو تکبر کے اظہار کے لئے اپنے آپ کو اونچا دیکھانے اور دوسرے کو کم تر ظاہر کرنے کے لئے کی جائے

وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ

چوپائیوں اور کھیتی باڑی کی محبت یہ بھی انسان کی محبت رغبت میں شامل ہے ان دونوں کے فوائد ظاہر ہیں جانور کے دودھ سے لیکر گوشت پوست تک سب فوائد کے حامل ہیں۔

کھیتی باڑی زراعت یہاں اجناس غلہ کی پیداوار خوراک انسانی اور حیوانی ہر دو کے لئے غذا ہے۔

یہ تمام چیزیں جن کا ذکر اس آیت مبارکہ میں کیا گیا ہے جس کو پروردگار عالم نے انسان کے لئے مرغوب محبوب بنایا ہے اپنی افادیت طلب رغبت کے باوجود انسان کیلئے ایک آزمائش امتحان بھی ہے اگر انسان ان کی محبت جاذبیت میں کم ہو کر آخرت کو بھول جائے اور حکم خداوندی کی بجائے خواہش نفس پر عمل پیرا ہو جائے تو یہ اس کا عمل اس کے لئے تباہی و بربادی کا سبب بن جائے گا اسی لئے فرمایا گیا۔

ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا: .

یہ تمام چیزیں متاع دنیا ہے دنیا فانی ہے اور اس کی چیزیں بھی فانی ان سے دل لگا کر ان میں گم ہو کر آخرت کو مت بھولو ارشاد فرمایا گیا۔

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ

خوبی تو اللہ کے لئے ہے جس کو بقا حاصل ہے۔ وہاں وسیع لازوال نعمتیں ہونگی لہذا دنیا کی نعمتوں کو آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بناؤ اور آخرت کی کامیابی رب تبارک وتعالیٰ کی فرمانبرداری کی اطاعت پر موقوف ہے۔

درس حدیث

حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

وَ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِ سْلَا مُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ (مُتفقٌ علَیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا نبی اکرم ﷺ نے اسلام پانچ چیزوں پر قائم کیا گیا ہے۔

(۱) اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(۲) اور نماز قائم کرنا۔

(۳) زکوٰۃ دینا۔

(۴) اور حج کرنا۔

(۵) اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(بخاری و مسلم)

راوی کا تعارف:

آپ کا نام عبداللہ بن عمر ہے ظہور نبوت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے ۷۳ھ میں شہادت ابن زبیر سے تین ماہ بعد وفات پائی ذی طوی کے مقبرہ مہاجرین میں دفن ہوئے۔ چوراسی سال عمر شریف پائی۔ بڑے متقی اور اعمل بالسنۃ تھے۔

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱)۔۔۔۔یعنی اسلام مثل خیمہ یا چھت کے ہے اور یہ پانچ ارکان اس کے پانچ ستونوں کی طرح ہیں جو کوئی ان میں سے ایک کا انکار کرے گا وہ اسلام سے خارج ہوگا اور اس کا اسلام منہدم ہو جائے گا خیال رہے کہ ان اعمال پر کمالِ ایمان موقوف ہے اور ان کے ماننے پر نفس ایمان موقوف ہے۔ لہٰذا جو صحیح العقیدہ مسلمان کبھی کلمہ نہ پڑھے یا نماز روزہ کا پابند ہو وہ اگرچہ مومن تو ہے۔ مگر کامل نہیں اور جو ان میں سے کسی کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ لہٰذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں۔ نہ اعمال ایمان کے اجزاء ہیں۔

۲)۔۔۔۔ اس کے سارے عقائد اسلامیہ مراد ہیں جو کسی عقیدے کا منکر ہے وہ حضور کی رسالت ہی کا منکر ہے۔ حضور کو رسول ماننے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی ہر بات کو مانا جائے۔

۳)۔۔۔۔ ہمیشہ پڑھنا صحیح پڑھنا دل لگا کر پڑھنا نماز قائم کرنا ہے۔

۴)۔۔۔۔ اگر مال ہو تو زکوٰۃ و حج ادا کرنا فرض ہے ورنہ نہیں۔ مگر ان کا ماننا ہر حال میں لازم ہے۔ نماز ہجرت سے پہلے معراج میں فرض ہوئی زکوٰۃ و روزہ ۲ ھ میں اور حج ۹ ھ میں فرض ہوئے۔

☆☆☆☆☆

حقوق والدین خصوصاً ماں کے حقوق

اس کی عظمت اس کی خدمت کے سلسلہ میں
ایک صالح طبیعت نوجوان کوقرآن وحدیث کی روشنی میں نصیحت

حضرت مولانا ابن بشیر احمد دہلوی مدظلہ العالیٰ

عزیزمن یادرکھ ماں کی رضا میں رب کی رحمتوں کا حصول اور ناراضگی میں رب کی رحمتوں برکتوں سے محرومی ہے آپ سے خصوصی تعلق اور آپ کی نیک صالح طبیعت میں نیکی کی رغبت اور بدی سے دوری پائی جاتی ہے اور آپ بھی فکر آخرت اور خوف خدا کی تڑپ رکھتے ہیں اس لئے آپ کے لئے تحریر کررہاہوں تاکہ ہم سب کی آخرت کا سامان ہوسکے۔

والدین کی عظمت اور ان کا مقام قرآن وحدیث کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے چنانچہ پندرہواں پارہ سورہ بنی اسرائیل دوسرا رکوع میں ارشاد ہے۔

وقضی ربک الا تعبدواالاایاہ وبالوالدین احسانااما یبلغن عندک الکبر احدھمااو کلھما فلا تقل لھمااف ولا تنھرھما قول لھماقولاکریما واخض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کماربّینی صغیرا ربکم اعلم بما فی نفوسکم ان تکونوا صلحین فانہ کان للاوابین غفورا

تمہارا پروردگارتم کوحکم دیتا ہے کہ عبادت صرف اس کی کرو یعنی صرف اللہ کی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک اچھے برتاؤ سے پیش آؤ اگر ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک بوڑھے ہوجائیں تو بھی شائستہ گفتگو کرنا ان کو اُف نہ کہنا جھڑکنا نہیں نہایت شریفانہ انداز میں بات کرنا ایسی تعظیم ادب ملحوظ رہے ان سے عاجزی انکساری پیش نظر رہے یہ دعا کرنا اے مولیٰ ان دونوں پر اپنی رحمت نازل فرما جس طرح انہوں نے بچپن کی حالت میں محبت وشفقت کے ساتھ مجھ کو پالا اور پرورش کی (خود جاگتی تھیں ہم کوسلاتی تھیں خود بھوکی رہتی تھیں ہم کو کھلاتی تھیں) تمہارا رب دلوں کے پھیر سے بخوبی واقف ہے اگرتمہارا عمل نیک ہوا تو اپنے رب کو بہت مغفرت والا پاؤ گے۔

میں آیت کریمہ کی تفسیر اور تفصیل میں نہیں جارہا آیت کریمہ بڑے عظیم احکام کی حامل ہے قرآن پاک میں ان احکامات پر مشتمل متعدد آیات ہیں جن میں والدین کی عظمت خصوصاً ماں کی محبت وشفقت بیان کی گئی ہے آپ ذرا غور

فرمائیں ۹ ماہ تک اپنے پیٹ میں رکھنا۔ہم شاید کئی گھنٹے بلکہ ایک گھنٹہ بھی کسی وزن کو اپنے پیٹ سے باندھے رہیں برداشت نہیں کر سکتے پھر پرورش کی تکلیف جو وہ برداشت کرتی ہے محبت کا وہ مظاہرہ ہے جس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔

دنیا کا قاعدہ یہ ہے تکلیف دینے والے کو تکلیف دے کر بدلہ لیا جاتا ہے اگر بدلہ لینے پر قادر نہ ہو تو بُرا بھلا ضرور کہا جاتا ہے ماں کی محبت کا مظاہرہ دیکھئے کہ وہ تکلیف دینے والے بچہ کو چوم لیتی ہے پیار کرتی ہے سینے سے چمٹا لیتی ہے نہ صرف یہ بلکہ ڈھائی سال تک دن رات مشقت برداشت کرتے ہوئے اس کی پرورش کرنا بیمار ہو تو بے چین ہو جانا رات کی نیند قربان کر دینا دن کا چین نثار کر دینا یہ ماں کی عظمت محبت وشفقت نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ اس کی عظمت کی نشانیاں ہیں۔یہی وجہ ہے اس کو تقدس عظمت کا وہ مقام حاصل ہوا ہے جو بے مثل و بے مثال ہے۔

ماں کا تقدس حدیث کی روشنی میں:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماں کو محبت عظمت اور شفقت سے دیکھنا ایک عمرہ کے ثواب کا حامل ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر ایک دن میں سو بار دیکھے تو بھی اس کو ہر بار یہ ثواب حاصل ہوگا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں !اگر سو بار دیکھے گا اس کو سو مرتبہ یہ ثواب حاصل ہوگا۔

سبحان اللہ کیسا شان وعظمت ہے اس کے تقدس پر غور کریں خانہ کعبہ اتنی عظمت وتقدس کے باوجود اس کے دیکھنے والے کو یہ ثواب عطا نہیں ہوگا جب تک وہ ارکان عمرہ ادا نہ کر لے۔

یہ صرف ایک حدیث مبارکہ کا ذکر ہے اس مضمون کی بے شمار حدیث مبارکہ کتب احادیث میں موجود ہیں عظمت والدین کے متعلق کتب احادیث اور آیات قرآنی میں اس جانب توجہ دلائی گئی ہے۔

ماں کی ناراضگی عذاب الٰہی کا سبب اور اس کی رضا مصیبت کو دور کرنے کا ذریعہ:

نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں ایک شخص جاں کنی کی تکلیف میں مبتلا تھا تمام تدابیر،علاج وغیرہ ہر طرح کی کوشش کی گئی لیکن اس کی جان نہیں نکلی ۔یہ وقت انسان کے لئے بڑا کٹھن ہوتا ہے صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت ﷺ میں دعا کی درخواست کی تا کہ اس کی مشکل آسان ہو اور وہ اس جاں کنی کی تکلیف سے نجات حاصل کر لے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کی ماں زندہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کی ماں زندہ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی ماں سے کہو وہ اس کے لئے دعا کرے صحابہ کرام نے عرض کیا اس کی ماں اس سے ناراض ہے

آپ ﷺ نے اس کی ماں کو بلا کر کہا تم اس کے

لئے دعا کرو وہ کہنے لگی میں اس کے لئے دعا نہیں کرونگی میں اس سے ناراض ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم ناراض رہوگی تو زمین بھی اس کی لاش کو قبول نہیں کرے گی حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا اس کو جلا دو کیونکہ ماں کی ناراضگی عذاب الٰہی کا سبب ہے۔

ماں کی رضا و محبت اور دعا کی قبولیت:

اس کی ماں نے جب یہ سنا کہ نبی کریم ﷺ اس کے بیٹے کو جلانے کا حکم دیا ہے وہ تڑپ اٹھی کہنی لگی یارسول اللہ ﷺ ایسا نہ کریں میں اپنے بچے کو معاف کرتی ہوں۔ اِدھر ماں نے معاف کیا اُدھر اس کے بچے کی روح نکل گئی اور وہ جاں کنی کے عذاب سے نجات پاگیا ماں کی ناراضگی عذاب الٰہی کا سبب تھی جب ماں اس سے اپنی رضا کا اظہار کیا وہ عذاب سے نجات پا گیا۔

کیا ماں باپ کی خدمت کرنے سے ان کا حق ادا ہو جائے گا:

بارگاہ رسالت ﷺ میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا میں نے اپنی ماں کی بہت خدمت کی ہے ہر طرح کا خیال رکھا ہر آسائش آرام خوراک لباس کسی میں کوئی کوتاہی اور کمی نہیں کی وہ مجھ سے بہت خوش ہے۔ جب وہ کمزور تھیں تو میں نے ان کو اپنی پشت پر سوار کر کے حج کرایا ہے ارکان حج منیٰ، عرفات مزدلفہ، طواف کعبہ، سعی، صفا مروہ غرضیکہ میں نے حج کے تمام ارکان اس طرح ادا کرایا کہ وہ میری پشت پر سوار تھیں میں نے ان کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہونے دی۔

کیا میں نے ماں کی خدمت کا حق ادا کردیا ؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس ایک رات کی خدمت کا جب تمہاری ماں تم کو رات بھر سلاتی رہی اور خود جاگتی رہی وہ گیلے میں رہی تم کو سوکھے میں سلایا تھا اس کا حق بھی ادا نہیں کر سکے۔

ماں کی خدمت اور اس کی رضا جوئی:

ماں کی خدمت اور اس کی رضا جوئی کے بارے میں قرآن وحدیث میں بے شمار احکام و ہدایت ہیں یہ مختصراً تحریر کی ہے تا کہ تم میں نیکی کی طلب اور احکام الٰہی پر عمل کا جذبہ بڑھے تم میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ تم خوف خدا، فکر آخرت کا خیال ہمہ وقت رکھتے ہو۔ نیکی کے حصول کے خواہاں اور بدی سے گریز رہنے کا خیال رکھتے ہو ماں کا ضعف ان کی بیماری کی وجہ سے ایسا نہ ہو کہ کوئی بات ان کی زبان سے ایسی نہ نکل جائے جو بد دعا کی مشکل اختیار کرلے یہ بہت بڑا خسارہ ہوگا دین و دنیا دونوں برباد ہو جائیں گی یہ چند باتیں اس لیے تحریر کر دیں ہیں۔

ع شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

وما علینا الا البلاغ

☆ ☆ ☆

سیدنا حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر الجیلانی الحسنی والحسینی قدس سرہ

حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

مظہر فیوض رحمانی قطب ربانی غوث صمدانی حضرت غوث الاعظم سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکم رمضان المبارک ۴۷۱ھ کو صبح صادق کے وقت جیلان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست ہے والد محترم کا لقب ''جنگی دوست'' اس لئے ہوا کہ آپ جہاد فی سبیل اللہ کے انتہائی شائق تھے اور راہ خدا میں جنگ کرنا آپ کی زندگی کا عظیم تر مقصد تھا حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کو ہمت عالی عزم راسخ اور استقامت محکم کی نعمت حاصل تھی بڑے سے بڑے بادشاہ کا رعب ان کے مقدس دل پر سایہ فگن نہیں ہوتا تھا۔ جرأت وشجاعت کے ساتھ ہی ان کا سینہ نور معرفت کا خزینہ اور ہدایت وعرفان کا گنجینہ بھی تھا۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ بھی انتہائی نیک سیرت اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ ایک تذکرہ میں لکھا ہے حضرت غوث الاعظم کی والدہ ام الخیر فاطمہ علمی حیثیت سے جیلان کی تمام عورتیں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اخلاقی حیثیت سے بھی ان کا مرتبہ بہت بلند تھا جود وسخا ان کا خاص جوہر تھا نہایت خاشع متضرع اور عبادت گزار تھیں اکثر روزے رکھا کرتی تھیں غریبوں پر شفقت کرتیں عقل اور دین دونوں سے متصف تھیں بڑی عاقلہ اور فاضلہ تھیں۔ انھوں نے اپنے والد ماجد عبد اللہ صومعی الزاہد رحمۃ اللہ علیہ سے فیوض وبرکات حاصل کی تھیں جو اپنی پرہیزگاری اپنے فضل وکمال اپنی روشن ضمیری دماغی قابلیت اور روحانی کیفیت کی وجہ سے سارے جیلان میں مشہور تھے۔ ایسے مقدس اور باعظمت والدین کی آغوش شفقت میں جس آفتاب معرفت نے پرورش پائی تھی اس کے روحانی جاہ وجلال کا اندازہ آسانی سے نہیں ہوسکتا۔

حضرت شیخ عفیف الدین جیلانی تذکرۃ الکرام میں لکھتے ہیں سیدنا ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آسمان معرفت کے آفتاب درخشاں تھے انھوں نے دین حق کی عظیم خدمات انجام دیں اور حضور رحمت عالم ﷺ کی پھیلائی ہوئی شریعت کو زندہ اور روشن کیا حضرت غوث الاعظم کو حضور سید الانبیاء ﷺ کی ذات مقدسہ کے ساتھ روحانی تعلق ہونے کے ساتھ ہی جسمانی حیثیت سے بھی تعلق ہے اس لئے کہ آپ کے والد سیدنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور آپ کی والدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

آپ مرتبہ ولایت میں قطب العالم اور غوث زمانہ تھے اور طبعاً خلوت پسند تھے لیکن بارگاہ الٰہی سے آپ کو قطبیت کبریٰ کا منصب

عطا کیا گیا تاکہ آپ گمراہوں کو راہ راست پر لائیں شراب دنیا کے متوالوں کو بصیرت عطا فرمائیں زندان حرص و ہوس کے قیدیوں کو آزادی بخشیں ان فرائض کو حضرت الثقلین رضی اللہ عنہ نے خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ آپ کا وعظ ربانی الہامات کا سمندر ہوتا تھا آپ کی مجلس وعظ میں امراء فقراء درویش سلاطین علماء وصلحا زاہدین عابدین اہل سیف واہل قلم ہر طبقہ ہر جماعت کے لوگ حتیٰ کہ یہود ونصاریٰ اور کفار ومشرکین بھی شریک ہوتے تھے۔ خطبہ مسنونہ کے بعد حکمت ومعرفت کے ابرنیساں کی موسلادھار بارش برسنی شروع ہوجاتی تھی۔ اس پاک مجلس میں کسی پر وجد کا عالم طاری ہوجاتا تو کسی پر گریہ زاری کی کیفیت طاری ہوجاتی۔ کوئی اپنے دل کی چوٹ کو ضبط نہ کرسکتا اور آغوش رحمت میں پہنچ جاتا۔

حضرت مولانا شرف الدین جیلانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو دنیائے معرفت میں اعلیٰ ترین مقام حاصل تھا۔ وہ اپنی قوت ایمانیہ میں بے مثل تھے انھوں نے حضرت سیدالانبیاء ﷺ کی پھیلائی ہوئی شریعت کی عظیم خدمات انجام دیں۔

مجاہدے ریاضت اور جذب:

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ۲۵ سال تک عراق کے جنگلوں میں اس طرح پھرتا رہا کہ نہ مجھے کوئی شخص جانتا تھا اور نہ میں کسی سے واقف تھا۔ ایک روز حضرت خضر علیہ السلام آپ سے ملے اور کہا تین سال بعد آؤں گا۔ کہیں جانا نہیں یہیں رہنا آپ اسی جگہ بیٹھے رہے حضرت خضر علیہ السلام آئے اور طریق حق کی تعلیم دی۔

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور پندرہ برس تک قرآن مجید اس طرح ختم کیا کہ عشاء کی نماز کے بعد شروع کرتا اور صبح فجر تک ختم کرتا۔

مسندارشاد پر جلوہ افروزی:

اس کے بعد جب آپ مسند ارشاد پر فائز ہوئے تو حالات ہی بدل گئے لوگ خود بخود آپ کی خدمت میں آنے لگے۔ آپ کا لباس نہایت عالمانہ تھا۔ جو نہایت نفیس کپڑے سے تیار کیا جاتا تھا۔ خوشبو کا بہت استعمال فرماتے روز صبح کو ایک جوڑا آپ بدلتے اور دوسرے روز صبح کو اترا ہوا جوڑا فقیروں اور محتاجوں کو دے دیتے۔ غرض سال بھر میں کپڑوں کے ۳۶۵ جوڑے تقسیم فرمادیتے تھے۔

آپ بہت ہی معمولی کھانا کھاتے تھے اور جو کچھ کھاتے وہ اس غلہ سے پکایا جاتا تھا جو آپ کے پیسہ سے آپ کے لئے بویا جاتا تھا۔ پہلے آپ لوگوں کو کھانا تقسیم کردیتے۔ اس کے بعد خود کھانا کھاتے۔ آپ خود کھانے کا سامان بازار سے لاتے تھے۔ کبھی کہیں جانے کا اتفاق ہوتا تو منزل پر پہنچ کر خود آٹا گوندھتے اور روٹیاں پکا کر اپنے دوستوں کو کھلاتے۔ اگر کبھی آپ کی زوجہ بیمار ہوجاتیں تب بھی آپ خود ہی آٹا گوندھتے روٹی پکاتے گھر میں جھاڑو دیتے اور پانی کا گھڑا کنویں سے بھر کر لاتے۔

آپ بہت ہی مسکین طبع تھے۔ ہر شخص سے نہایت ہی خندہ پیشانی سے ملتے۔ آپ اخلاق محمدی کا نمونہ تھے آپ کے زمانہ میں خلیفہ نے ابوالوفا یحییٰ کو قاضی بنادیا تھا۔ آپ نے منبر پر کھڑے ہوکر خلیفۃ المومنین کو نصیحت کی تم نے ایک ظالم شخص کو قاضی بنادیا ہے کل

قیامت میں خدا کو کیا جواب دو گے؟ اللہ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے اس نصیحت کا بادشاہ پر اس درجہ کا اثر ہوا کہ وہ کانپ اٹھا اور رونے لگا اسی وقت اس قاضی کو علیحدہ کر کے اس کی جگہ ایک اچھے اور دیندار آدمی کو قاضی بنایا آپ اپنے سے بڑے عمر کے لوگوں کی تعظیم کرتے تھے سرمایہ داروں کی تعظیم کے لئے کبھی نہ اٹھتے ۔غریبوں سے محبت کرتے اور فرماتے تھے امیروں کی سب عزت کرتے ہیں۔غریبوں کا زیادہ خیال کرنا چاہیے۔کبھی کسی غریب پر امیر آدمی کو ترجیح نہ دیتے اگر کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو عیادت کے لئے اُس کے مکان پر جا کر اس کا حال دریافت فرماتے۔

آپ تنہائی پسند اور گوشہ نشین تھے خواب میں آپ سے سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا تم خدا کی مخلوق کو ہدایت کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے عرض کیا میں عجمی ہوں عرب والوں کے سامنے کس طرح زبان کھولوں۔اسی وقت سرکار رسالت مآب ﷺ نے لعاب دہن سے آپ کا دہن تر کر دیا۔آپ وعظ فرمانے لگے پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوجہ ادب چھ بار اسی طرح آپ کے دہن کو تر کیا۔

۵۲۱ھ کا واقعہ ہے آپ کے وعظ کی مقبولیت یہاں تک بڑھی اور آپ کے وعظ میں اتنا مجمع ہونے لگا کہ مدرسہ کی عمارت بھی اس کے لئے کافی نہ ہوتی تھی۔اسی طرح ہزاروں لوگوں نے آپ سے ظاہری و باطنی فیض حاصل کیا۔آپ ہفتہ میں تین دن وعظ فرمایا کرتے تھے جمعہ کے دن صبح کو منگل کے دن شام کو اور اتوار کے دن صبح کو۔

عالمگیر مقبولیت اور شہرت: تھوڑے دنوں میں آپ کے وعظ کا اس قدر شہرہ ہوا کہ دور دور سے لوگ آپ کا وعظ سننے آتے تھے جن میں علماء اور مشائخ کی تعداد زیادہ ہوتی تھی جن میں بعض کے نام یہ ہیں: شیخ فقیہ ابوالفتح شیخ محمد محمود، امام ابوحفص شیخ ابوالمحمود الحسن فارسی، شیخ فقیہ اسلام عبداللہ بن احمد، امام ابوعمر شافعی ، شیخ فقیہ اسلام عبداللہ بن شعبان، شیخ محمد بن قائد البدوانی، شیخ عبداللہ بن سنان، شیخ طلحہ شیخ احمد بن سعید، عبداللہ امام موافق الدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔آپ کی تقریر معرفت حق کی تفسیر ہوتی تھی ۔اور ایسے رنگ میں ہوتی تھی کہ ہر سننے والا محبت کی شراب سے مسحور ہو جاتا۔

محی الدین کا لقب:

چوں کہ آپ کے ہاتھ پر ہزاروں غیر مسلم ایمان لائے شریعت محمدی کی آپ نے اشاعت فرمائی۔اس لئے آپ کو محی الدین کا لقب عطا ہوا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص میرے قریب آیا مگر ضعف کی وجہ سے گر گیا اور کہا اے میرے سردار میری دستگیری فرمایئے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا تو وہ تر و تازہ ہو گیا پھر اس نے پوچھا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں اس نے کہا میں آپ کے نانا کا دین ہوں ضعف کی وجہ سے میرا یہ حال ہو گیا تھا۔خدا نے آپ کے ہاتھ سے مجھے زندہ کیا۔اس کے بعد میں نماز کے لئے مسجد میں گیا تو ہر طرف سے محی الدین کی صدائیں آنے لگیں۔

آپ کے مواعظ کا خلاصہ:

ایک بار جامع مسجد میں جمعہ کے دن ایک سوداگر حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔

میرے پاس کچھ زکوٰۃ کا مال ہے آپ جس مسکین وفقیر کو کہیں میں اسے دے دوں آپ نے فرمایا مستحق غیر مستحق لائق اور نالائق سب کو دینا چاہیے تاکہ خداوند کریم اس کے بدلہ میں تم کو ایسی نعمتیں اور برکتیں دے کہ تم جس کے مستحق اور لائق نہ ہو۔

حضرت غوث پاک نے ارشاد فرمایا ہر جگہ میرا ایک نہ ایک مطیع موجود ہے کہ اس سے کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ جب خدا تم کو مال دے اور تم اس مال کی وجہ سے خدا کی عبادت نہ کرسکے تو خدا اپنے مال کی وجہ سے تم کو اپنے سے دور کردے گا نعمت دینے والے کی یاد چھوڑ کر نعمت میں مشغول ہوجانے کی وجہ سے شاید وہ حال بھی چھین لے اور تمہارا حال بدل کر محتاج کردے۔ تم پر بلائیں ہلاک کرنے کے لئے نہیں آتیں بلکہ تمہیں خبردار کرنے اور تمہارے ایمان کی درستی کے لئے اور تمہارے فائدہ کی تاکید کرنے کے لئے اور باطناً تم کو تمہارے مالک کی طرف سے بشارت دینے کے لئے آتی ہے

تم پر جو تکلیف وسختی نازل ہو اس کا گلہ کسی دوست یا دشمن کے سامنے مت کرو۔ اور پروردگار عالم پر جو کچھ اس نے تمہارے معاملہ میں کیا ہے اور جو بلا تم پر نازل کی ہے تہمت نہ رکھو بلکہ ہمیشہ شکر ظاہر کرو۔ اللہ تعالیٰ مومن بندے کو ہمیشہ بقدر اس کے ایمان کے بلاؤں میں ڈالتا ہے۔ جس نے عبادت میں خوشی اور قوت کی غرض سے تھوڑا کھانا کھایا تو حلال نور در نور اور حرام ظلمت در ظلمت ہے۔

خدا سے اپنے اچھے کاموں کا بدلہ نہ مانگو۔ معمولی حال پر راضی ہو اور صبر کرو۔ یہاں تک کہ تقدیر کا لکھا پورا ہوجائے۔ تب تم اس سے اعلیٰ (بہتر) حال کی طرف منتقل کئے جاؤ گے اور تمہیں خود بہ خود اس کی مبارکباد دی جائے۔

سرکار غوث پاک کی بیبیاں اور اولاد:

آپ کی چار بیویاں تھیں اور چاروں نیک اور عبادت گزار تھیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۲۰ لڑکے اور ۲۹ لڑکیاں عطا فرمائیں۔

سرکار غوث اعظم کا وصال:

آپ دو مہینے تک بیمار رہے اپنے بڑے صاحبزادے سے فرمایا خدا سے ڈرتے رہو۔ اس کے سوا کسی سے نہ ڈرو نہ کسی سے امید رکھو سب کام خدا کے سپرد کرو۔

آخری روز ملک الموت نے انسانی صورت میں حاضر ہوکر ایک لکھا ہوا کاغذ آپ کے ہاتھ میں دے دیا جس میں لکھا تھا۔ محبّ کی طرف سے یہ خط محبوب کے نام ہے ہر نفس موت کو مزہ چکھنا ہے خط پڑھ کر آپ مسکرائے۔ غسل کیا۔ نماز پڑھی اور دعا مانگی پھر سجدہ کیا سجدے سے سر اٹھایا تو غیب سے آواز آئی۔ اے اطمینان والے نفس! اپنے رب کی طرف واپس ہو کیونکہ وہ تجھ سے راضی ہے اور تو اس سے راضی ہے پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں۔ اس کے بعد فوراً آپ لیٹ گئے اور روح پرواز کرگئی۔

آپ نے ۹۱ سال کی عمر پائی۔ ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ بروز دوشنبہ اللہ کے اس محبوب نے وصال فرمایا۔ بغداد میں محو استراحت ہیں جہاں آپ کا روضہ مبارک مرجع خاص وعام ہے۔

غرور کی سزا

مرتب: سید جمال اشرف جیلانی

پیارے بچوں: جب اللہ تعالیٰ نے مٹی سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا پتلا تیار کیا تو تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ انہی فرشتوں میں ایک عزازیل بھی تھا جو فرشتہ تو نہیں تھا لیکن اس کی عبادت اور علم وفضل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے معلم الملکوت یعنی فرشتوں کا استاد بنادیا تھا وہ فرشتوں کو پڑھایا کرتا تھا اس سے آپ اس کے علم کا اندازہ کریں کہ جو فرشتوں کو پڑھاتا ہو اس کو اللہ تعالیٰ نے کتنا علم دیا ہوگا۔

اسی طرح وہ عبادت بھی بہت کرتا تھا۔ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہتا تھا علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر اس کے سجدوں کو زمین پر تقسیم کردیا جائے تو زمین کا کوئی حصہ باقی نہ بچے اُس نے اتنے سجدے کیے ہوئے تھے اور یہ عبادت ایک یا دو دن کی نہیں تھی بلکہ چھ لاکھ برس تک وہ عبادت کرتا رہا اور فرشتوں کو پڑھاتا رہا۔

اب اسے اپنے علم اور عمل پر غرور ہو گیا کہ میں ان سب سے افضل ہوں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا اس نے انکار کردیا اور بولا کہ اے اللہ میں آدم کو سجدہ نہیں کرسکتا کیوں کہ میں ان سے افضل ہوں میں آگ سے بنایا گیا ہوں جبکہ آدم علیہ السلام مٹی سے۔

اللہ تعالیٰ کو یہ بات سخت ناپسند ہوئی اور اس نے اس کو اپنے دربار سے ہمیشہ کے لئے نکال دیا کیونکہ اللہ غرور اور تکبر کو پسند نہیں فرماتا۔ اس کی چھ لاکھ برس کی عبادت اور اس کے علم کو اُس کے غرور نے ختم کردیا۔

بچوں کیا آپ جانتے ہیں وہ کون تھا۔ وہ شیطان تھا اس کا نام پہلے عزازیل تھا اس نے اپنے علم اور عبادت پر غرور کیا اور نبی علیہ السلام کی تعظیم سے انکار کردیا اور خود کو نبی سے افضل سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہمیشہ کے لئے اپنے دربار سے نکال دیا۔

اب قیامت تک لوگ اس پر لعنت وملامت کرتے رہیں گے۔

وہ اللہ تعالیٰ کے دربار سے تو نکل گیا لیکن اس نے ایک اجازت مانگی کہ اے اللہ قیامت تک تیرے بندوں کو بہکاؤں گا اللہ تعالیٰ نے اس کو اجازت دے دی اور فرمایا کہ میرے نیک بندے تیرے مکروفریب میں نہیں آئیں گے۔

اب شیطان اپنے ساتھی بنارہا ہے کسی سے جھوٹ بلواتا ہے کسی سے چغلیاں کرواتا ہے کسی سے والدین کی نافرمانی کراتا ہے کسی کے اندر غرور پیدا کردیتا ہے۔ اس طرح شیطان ان کو اپنا دوست بنا رہا ہے۔

پیارے بچوں۔۔۔ اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا دوست بننا ہے یا شیطان کا دوست۔

عرفانِ شریعت

مفتی الاشرف

سوال: سجدہ سہو ترک فرض پر ہے یا ترک واجب پر؟ اگر نماز میں کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی؟

جواب: سجدہ سہو ترک واجب پر ہے فرض ترک ہو جائے تو نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔ بھول کر واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔

سوال: اگر نماز میں کئی واجب چھوٹ جائیں تو کیا ایک سجدہ سہو کرنا پڑے گا یا ہر ایک کے لئے الگ الگ سجدہ سہو کرنا ہوگا؟

جواب: ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ سجدہ سہو نہیں ہوگا بلکہ ایک مرتبہ سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔

سوال: اگر کسی وجہ سے نماز جمعہ نہ ملے تو کیا جمعہ کی نماز کی قضا کرنی ہوگی؟

جواب: جی نہیں اگر جمعہ چھوٹ گیا تو جمعہ کی نماز کی قضا نہیں ہے نماز ظہر پڑھنی ہوگی۔

سوال: عقیقہ کا طریقہ کیا ہے؟ ایک شخص غریب ہے اس کے پاس اتنے پیسے نہیں کہ وہ عقیقہ کر سکے کیا ایسا شخص گناہگار ہوگا؟

جواب: عقیقہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکری ذبح کرنا سنت ہے۔ اور اگر کوئی شخص بالکل غریب ہے اور وہ عقیقہ نہیں کر سکتا تو وہ گناہگار نہیں ہوگا۔

سوال: حج کی جزا کیا ہے؟ سنا ہے کہ حج کی جزا جنت ہے کیا صحیح حدیث سے ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور مسلم شریف میں یہ حدیث موجود ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کی نمازیں حالت سفر میں قضا ہو گئی ہوں تو حالت اقامت میں نماز قصر ادا کرے گا یا پوری نماز پڑھے گا؟

جواب: حالت سفر کی قضا نمازیں مقیم ہونے کی صورت میں نماز قصر ادا کرنا ہونگی۔

سوال: نماز جنازہ فرض ہے واجب ہے یا سنت؟

جواب: جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اگر کسی شخص نے بھی نہ پڑھی تو سب گناہگار ہوں گے۔ اگر ایک شخص نے بھی پڑھ لی تو سب کے ذمہ سے اتر جائے گی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

نماز کا فلسفہ

از پروفیسر فیوض الرحمٰن

عربی میں نماز کو صلوٰۃ کہتے ہیں جس کے معنی دعا کرنا، تعظیم کرنا، عشق الٰہی کی آگ بھڑکانا، وغیرہ وغیرہ ہیں۔ نماز میں یہ سب باتیں شامل ہیں۔ نماز میں دعا بھی کی جاتی ہے اور تعظیم بھی کی جاتی ہے اور نماز سے عشق الٰہی کی آگ بھی بھڑکتی ہے۔ نیز نمازی کے اخلاق ذمیمہ درست ہوجاتے ہیں۔

کعبہ کی طرف نماز پڑھنے کی وجہ:

(۱) کعبہ پانچ پیغمبروں کا تیار کیا ہوا ہے۔

اول حضرت آدم علیہ السلام

دوم حضرت نوح علیہ السلام

سوم حضرت ابراہیم علیہ السلام

چہارم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

پنجم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ

نمازی ان پانچ پیغمبروں کا اشارۃ وسیلہ پیش کرتا ہے۔

(۲) بیت المقدس حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے۔ اس لئے کعبہ کو بیت المقدس پر شرف حاصل ہے۔

(۳) تعلیم اتحاد ہے خوبصورتی اور اتحاد کی صورت یہی ہے کہ سب لوگ ایک سمت متوجہ ہوں۔ اس لئے اس اتحاد کی اور خوبصورتی کو سمت کعبہ سے مخصوص کیا کہ کعبہ کو شرف حاصل ہے۔

(۴) سمت کعبہ مخصوص اس لئے ہے کہ چاروں طرف نماز پڑھی جائے اور پھر اتحاد و خوبصورتی میں کمی نہ ہو چونکہ کعبہ ناف زمین پر واقع ہے اس لئے دونوں باتیں حاصل ہیں۔

نماز میں اذان کیوں دی جاتی ہیں:

(۱) یہ ایک منادی ہے باآواز بلند تاکہ نمازی سن کر مسجد میں جمع ہوجائیں اور نماز باجماعت ادا کریں۔

(۲) یہ ندا جن وانس اور تمام مخلوقات سنتی ہے اور وہ بروز حشر گواہی دے گی۔

(۳) ہر شئ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مشتاق ہے اذان بھی خدا کا ذکر ہے تاکہ ہر شئ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو سن لے۔

نماز میں وضو کیوں ضروری ہے؟

اس لئے ضروری ہے کہ وضو یا غسل سے دل کو بشاشت وفرحت حاصل ہوتی ہے۔ روحانی قوت تیز ہوجاتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ نماز خشوع وخضوع سے ادا کی جاسکے۔ طہارت حاصل ہوسکے۔

بجائے پانی کے صرف مٹی پر تیمم کیوں ہے؟

اس لئے کہ اربعہ عناصر چار ہیں آگ، ہوا، مٹی، پانی۔ اب پانی ملا نہیں آگ سے اندیشہ ضرر ہے، ہوا پر دسترس نہیں، پھر بجز مٹی کے اور کون سی چیز ہوسکتی ہے کہ جس سے تیمم کیا جائے۔

وضو میں پہلے منہ اور ہاتھ پر پانی کیوں ڈالا جاتا ہے؟

اس لئے کہ اگر پانی خراب ہوا تو روحانی قوت اور دل کی بشاشت پر

کافی اثر ہوگا اور پانی کے تین درجے ہیں ۔ رنگ، ذائقہ اور خوشبو۔ لہٰذا پہلے ہاتھ پر پانی ڈال کر دیکھا۔آنکھوں نے دیکھ کر پاس کیا رنگ اچھا ہے۔اس کے بعد دوسرے ڈاکٹر کے پاس لے گئے وہ ڈاکٹر قوت ذائقہ ہے جس نے یہ بتلایا کہ ذائقہ اچھا ہے۔ پھر ناک کے پاس لے گئے جس نے کہہ دیا کہ بدبو نہیں ہے جس وقت ان تین ڈاکٹروں نے درست کہہ دیا اس وقت وضو مکمل ہو گیا۔طہارت وصفائی تو اصل مقصد ہے۔

فضیلت تکبیر:

تکبیر اولیٰ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لینا سارے جہاں کی بادشاہت اور سلطنت سے بہتر ہے۔ ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے۔ایمان کا خلاصہ نماز اور نماز کا خلاصہ تکبیر اولیٰ ہے جب بندہ تکبیر کہتا ہے تو یہ تکبیر زمین وآسمان تک ہر چیز کو خوش کر دیتی ہے ۔کیونکہ ہر چیز اللہ کے ذکر کی مشتاق ہے۔امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ میں شامل ہونا ایک ہزار اونٹ راہِ خدا میں خیرات کرنے سے بہتر ہے۔نماز میں بندہ گنہگار پورے طور سے بندہ ہوتا ہے اور شہنشاہ کامل کو مالک تصور کرتا ہے زبان سے کلمات سے ہاتھوں سے پیروں سے رکوع سے سجدے میں عاجزی و انکساری سے خشوع خضوع سے یہی عبادت پسندیدہ رب ذوالجلال ہے۔

تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھاتے وقت یہ خیال کرلیں کہ خداوند! میں دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھا کر تیری بلندی شان بیان کرتا ہوں۔

ہر رکعت میں دو سجدے کیوں مقرر ہیں؟

اس لئے کہ ملائکہ نے سن رکھا تھا کہ ہم میں ایک راندہ درگاہ ہوگا۔اس لئے ڈرتے تھے جب حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا۔ایک نے سجدہ نہ کیا ۔ سب فرشتوں نے سجدہ کیا جب سجدے سے سر اٹھایا شیطان کو دیکھا کہ طوق لعنت پڑا ہوا ہے اس لئے دوسرا سجدہ فرشتوں نے شکر کا کیا کہ ہم کو خدا نے سجدہ کرنے کی توفیق دی اور ہم اس سے محفوظ رہے۔حق تعالیٰ نے وہی دو سجدے ہر رکعت میں پسند فرما کر مقرر فرمائے۔

نماز پانچ وقت کی کیوں رکھی گئی ہے؟

اس لئے کہ حواس ظاہری پانچ ہیں آنکھ، کان ،ناک ،زبان ،حس (گرم سرد کی پہچان) ہر نعمت کے مقابلہ میں ایک وقت کی نماز ہے تا کہ پروردگار عالم کا شکریہ ادا کیا جا سکے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے:

لئن شکرتم ولا زید نکم

اگر تم شکرادا کروگے تو میں نعمتیں زیادہ کروں گا اور اگر کفران نعمت کروگے تو میرا عذاب سخت ہوگا۔

چنانچہ پروردگار عالم کی نعمتوں کا شمار نہیں ہوسکتا جیسا کہ ارشاد ہے۔ اگر نعمتیں شمار کرو تو یہ طاقت بشری سے خارج ہے۔ ہر سانس ہی نعمت الٰہی ہے جس پر صحت کا دارومدار ہے اس لئے یہ پانچ حواس جو کل نعمتوں سے سرفراز ہوتے ہیں ہر ایک حواس کے مقابلہ میں ایک نماز ہے صحابہ کرام نے اسی کا شکریہ ادا کر کے ہر قسم نعمتیں کی حاصل کرلیں تھیں۔اور ہم لوگوں نے نماز چھوڑی یعنی شکریہ ادا نہ کیا تو مستحق عذاب ہوگئے چنانچہ ہم پر طرح طرح کی مصیبتیں ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۔شب معراج میں رسول مقبول ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بار بار اصرار سے نماز کم کرانے کے لئے پانچ مرتبہ تشریف لے گئے اور حضور کو پانچ مرتبہ اللہ کی زیارت ہوئی اسی وجہ سے ان کی امت پر بھی پانچ وقت کی نماز فرض ہو کر پانچ وقت حضوری خداوند کریم حاصل ہوئی ہے۔

(۳) حق تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز شب معراج میں عطا کی تھیں حضور کے بار بار تشریف لے جانے سے پانچ وقت کی رہ گئیں۔ دیکھنے میں تو نمازیں پانچ وقت کی ہیں مگر ثواب ملتا ہے پچاس وقت کی نماز کا۔ سبحان اللہ

(۴) اگلی امتوں کی عمریں زیادہ ہوتی تھیں اس لئے ان کی عبادت بھی زیادہ ہوتی تھیں۔ امت محمدیہ کی عمریں کم تھیں عبادت بھی کم ہوئی۔ لیکن پہنچانا تھا درجہ اعلیٰ میں اس لئے ارشاد کیا من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ جو شخص ایک نیکی کرے گا دس پائے گا لہٰذا پانچ وقت کی نماز فرض ادا ہوئی اور ثواب پچاس وقت کی نماز کا ملا۔

نماز میں سجود و رکوع کرنے میں اٹھتے بیٹھتے کیوں ہیں؟

کیونکہ عبادت موقوف ہے۔ صحت جسمانی پر اور صحت جسمانی بلا علاج موقوف ہے ورزش پر لہٰذا یہ ورزش کی ورزش اور عبادت کی عبادت مقرر کر دی۔

نماز مجموعہ ہے چودہ طبق کے فرشتوں کی عبادت کا ایک جماعت فرشتوں کی رات دن تکبیر یعنی اللہ اکبر اور تہلیل لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کہنے میں مشغول ہے۔ دوسری قرآن شریف کی تلاوت میں تیسری ہاتھ باندھے کھڑی ہے اور کھڑی رہے گی۔ چوتھی رکوع میں پانچویں سجدہ میں چھٹی گھٹنوں کے بل التحیات میں ساتویں اللہ تعالیٰ کی طرف ان فرشتوں کی جماعت سے جس کسی کو حکم ہوا حکم الٰہی بجالایا۔ یہ سب طریقے فرشتوں کی عبادت کے تھے جو نماز میں خداوند کریم نے اسی صورت سے رکوع و سجود و التحیات وغیرہ، وغیرہ مقرر و مجتمع کر دیئے ہیں۔

نماز پنجگانہ میں سترہ رکعتیں کیوں ہیں؟

اس لئے کہ شب معراج میں رسول اللہ ﷺ نے سات آسمانوں کی سیر کی آٹھ بہشتیں دیکھیں اور عرش و کرسی کی سیر کی۔ یہ سب ملا کر سترہ ہوتے ہیں۔ نمازی سترہ رکعتیں نماز کی پڑھ کر ان سترہ مقامات کی معراج کی طرح سیر کر لیتا ہے اور اسے مرتبہ معراج حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے الصلوٰۃ معراج المومنین نماز مومنوں کی معراج ہے۔

نماز میں سات فرض اور سترہ رکعتیں کیوں ہیں؟

اس لئے کہ سترہ اور سات چوبیس ہوتے ہیں اور رات و دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جو مسلمان پانچوں وقت کی نماز پڑھے گا۔ چوبیس گھنٹوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ایک دن حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس دروازہ پر نہر ہو اور وہ پانچ مرتبہ غسل کرے کیا کوئی میل باقی رہے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا نہیں۔ پھر حضور نے فرمایا یہی حال نمازی کا ہے کہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صاحبزادہ محمد مستحسن فاروقی صاحب

حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی بدایوانی رحمۃ اللہ علیہ کے جدامجد حضرت خواجہ سید علی رحمۃ اللہ علیہ کے جد مادری حضرت خواجہ سید عرب رحمۃ اللہ علیہ بخارا سے لاہور ہوتے ہوئے بدایوں تشریف لائے اور یہیں اقامت فرمائی۔

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۶۳۴ھ میں بدایوں میں ہوئی کم سنی میں والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا دادا اور نانا پہلے ہی راہ خلد بریں ہو چکے تھے۔ والدہ ماجدہ نے آپ کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ فرمائی آپ نے علوم ظاہر و باطن کی تکمیل حضرت مولانا سید علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمائی۔ تکمیل علوم کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دستار فضیلت کا ایک عظیم الشان جلسہ آپ کی والدہ ماجدہ نے منعقد کیا۔ جس میں اس وقت کے تمام جلیل القدر اولیاء اللہ اور علماء کرام نے شرکت کی دستار فضیلت شیخ الاولیاء حضرت علی مولا بزرگ نے آپ کے سر مبارک پر باندھی دستار مبارک کا کپڑا آپ کی والدہ ماجدہ کے کاتتے ہوئے سوت کا تھا حضرت شیخ مولا علی بزرگ رحمۃ اللہ علیہ اس زمانہ کے بلند پایہ بزرگ اور حضرت شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اعظم تھے۔ علماء کرام میں حضرت مولانا علاؤ الدین اصولی، مولانا سعد الدین عثمانی اور مولانا قاضی کمال الدین جعفری شریک جلسہ تھے۔ آپ نے رسمی تعلیم کی تکمیل ۱۸ برس کی عمر میں فرمائی تھی۔

تکمیل علوم کے بعد بھی طبیعت میں ذوقِ علم موجزن تھا۔ اس لئے دلی آنے کا ارادہ کیا اور والدہ ماجدہ کی اجازت کے بعد دلی روانہ ہو گئے۔ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء دلی پہنچے تو حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کے قریب قیام فرما ہوئے اور پھر آپ ہی کے وسیلہ سے شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دربار تک پہنچے اور داخل سلسلہ ہو کر مدارج عالیہ اور منصب محبوبیت پر فائز ہوئے۔

شاہان دہلی کے مختلف دور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھے ہیں۔ بعض بادشاہ آپ سے عناد رکھتے تھے اور بعض بادشاہ آپ سے اعتقاد رکھتے تھے لیکن تمام باشندگان دہلی حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی عزت و عظمت کے معترف تھے۔

سلطان قطب الدین بادشاہ دہلی نے حضرت سلطان المشائخ علیہ الرحمۃ کے ساتھ خصوصی عداوت کا اظہار کیا سلطان نے قاضی محمد غزنوی سے جو سلطان کے مشیر خاص تھے دریافت کیا حضرت نظام الدین اولیاء کی خانقاہ کا جو اتنا خرچ ہے وہ کہاں سے آتا ہے۔ قاضی جو حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا مخالف تھا بتلایا امراء و وزراءِ شاہی بطور نذرانہ رقم کثیر حضرت کو پیش کرتے ہیں اور روزانہ کے لنگر میں تقریباً دو ہزار سکہ شاہی خرچ ہوتے ہیں۔ سلطان نے غصہ کی حالت میں حکم دیا کوئی ملازم شاہی کسی قسم کا نذرانہ

حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کو پیش نہ کرے اور ممانعت عام کردی کہ کوئی امیر ورئیس آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ میں حاضر نہ ہو۔ حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے خادم خاص اور ناظم لنگر خانہ حضرت خواجہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کو حکم دیا آج سے لنگر خانہ کے مصارف دوگنے کردیئے جائیں اور جس قدر لنگر کیلئے خرچ کی ضرورت ہو اس کے مطابق رقم سامنے کے طاق سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر نکال لی جائے۔

خواجہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے حکم کی تعمیل کی جس قدر رقم کی ضرورت ہوتی تھی بفرمان محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ اسی طاق سے وہ نکال لیتے تھے۔ بادشاہ ان حالات سے باخبر ہونے کے بعد اور زیادہ غضبناک ہوگیا اسی دوران میں حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتانی نبیرہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ دہلی تشریف لائے اور بادشاہ سے ملاقات کی۔ بادشاہ نے بعض امراء کے ذریعے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کو پیغام بھیجا کہ ملتان سے وہاں کے ولی کامل میری ملاقات کیلئے دلی آئے ہیں اور آپ دلی میں رہ کر بھی ملاقات کیلئے نہیں آتے۔

حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں معذرت کی کہ میرے پیران طریقت بادشاہوں سے ملنے کے عادی نہیں تھے میں بھی ان ہی کی اتباع کرتا ہوں ان الفاظ کو سن کر سلطان قطب الدین کی برہمی میں اور اضافہ ہوگیا اور حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف دوسری تدبیریں اختیار کیں تو حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مقرب خاص حضرت حسن علاء سنجری رحمتہ اللہ علیہ کو مولانا ضیاء الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا جو سلطان قطب الدین کے پیر و مرشد تھے۔ منشاء یہ تھا کہ سلطان سے کہیں کہ درویشوں کے ساتھ سختی نہ کی جائے۔ لیکن جب حضرت خواجہ حسن علاء سنجری رحمتہ اللہ علیہ مولانا سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو وہ سخت علیل تھے دوسرے روز مولانا سہروری کا انتقال ہوگیا ان کے جنازہ میں دلی کے تمام اولیاء علماء مشائخ اور عمائدین سلطنت شریک ہوئے بادشاہ بھی موجود تھا۔ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ بھی تشریف لے گئے تمام حاضرین نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تعظیم کی بعض لوگوں نے حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا اس وقت بادشاہ بھی موجود ہے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اگر ملاقات ہوجائے تو کوئی بھی دشواری نہیں ہے۔

حضرت نے ارشاد فرمایا چونکہ بادشاہ تلاوت قرآن میں مصروف ہے اس لئے اس وقت سلام جائز نہیں ہے۔ بادشاہ گوشہ ہائے چشم سے حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے فرمودات کو دیکھ اور سمجھ رہا تھا آخر میں بادشاہ نے تمام مشائخ و امراء کو مخاطب کیا۔ آپ سب شیخ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ کو سمجھائیں کہ وہ روزانہ ہماری ملاقات کو آیا کریں اگر روزانہ نہ آسکیں تو ہفتہ میں ایک بار آیا کریں۔ ورنہ مہینہ میں ایک بار پہلی تاریخ کو ضرور آیا کریں اور اگر آپ لوگوں کی فہمائش بھی حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے قبول نہ کی تو میں دوسری راہ اختیار کروں گا چنانچہ حضرت قطب الدین غزنوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت عماد الدین طوسی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شیخ وجیہہ الدین رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شیخ برہان الدین رحمتہ اللہ علیہ اور دوسرے اولیاء کبار حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور منشاء سلطانی کا اظہار فرمایا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا ان شاء اللہ

تعالیٰ جو مشیت ایزدی ہوگی اسی کو پورا کروں گا سب حضرات نے لفظ ان شاءاللہ سے یہ نتیجہ نکالا کہ حضرت سلطان المشائخ بادشاہ کی ملاقات کے لئے راضی ہوگئے ہیں چنانچہ انہوں نے سلطان سے کہہ دیا حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ہر ماہ میں آپ کی ملاقات کے لئے آیا کریں گے۔

بادشاہ نے یہ سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ یہ واقعہ ۲ ماہ صفر کا تھا۔ یہ خبر تمام دلی میں مشہور ہوگئی تو حضرت کے چند مریدان خاص نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا ہم نے سنا ہے کہ ربیع الاول میں آپ بادشاہ کی ملاقات کیلئے راضی ہوگئے ہیں جواب میں حضرت نے ارشاد فرمایا میں ہرگز اپنے پیران طریقت کے خلاف نہیں کروں گا۔ یہ عقید تمند حضرات اس جواب سے متحیر ہوئے اور انہوں نے خیال کیا کہ بادشاہ تو مہینہ کے شروع ہونے کا منتظر ہے اور حضرت کی تشریف آوری کی امید میں ہے۔ لیکن حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ ہرگز جانے پر رضامند نہیں ہیں خدا معلوم اب کیا ہوگا؟

حضرت سلطان المشائخ نے جب ان حضرات کو متفکر و متحیر پایا تو ارشاد فرمایا سلطان قطب الدین ہرگز مجھ پر قابو نہ پاسکے گا اور اسی ضمن میں یہ ارشاد فرمایا میں نے رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ میں چبوترہ پر قبلہ رخ بیٹھا ہوں ایک گائے اپنے تیز سینگوں کو دراز کئے ہوئے مجھ پر حملہ کرنے کے قصد سے آئی ہے اور چاہتی ہے کہ مجھے اذیت پہنچائے۔ میں نے اٹھ کر اس کے دونوں سینگ پکڑ لئے اور اُسے زمین پر دے مارا۔ یہاں تک کہ وہ گائے ہلاک ہوگئی یہ الفاظ سن کر حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید مطمئن ہوگئے۔

بالآخر جب ۲۹ تاریخ آئی تو بعد نماز ظہر خواجہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا آج چاند رات ہے آپ بادشاہ کی ملاقات کو تشریف لے جائیں گے؟ حضرت نے ارشاد فرمایا خاموش رہو عصر کی نماز کے بعد پھر خواجہ اقبال نے عرض کیا ملاقات کے جس سامان کا حکم ہو میں فراہم کروں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی جواب نہیں دیا حضرت خواجہ اقبال سمجھ گئے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ کی ملاقات کو نہیں جائیں گے۔

اسی رات کو جب اندھیرا ہو رہا تھا تھوڑی رات گزری تھی کہ خسرو خاں نے جسے سلطان نے پرورش کیا تھا اسے پچاس ہزار سواروں کا افسر بنایا تھا اور اپنا مصاحب خاص مقرر کیا تھا۔ سلطان قطب الدین کو ہزار ستون کے اندر قتل کرادیا۔ اسی نے سلطان قطب الدین کے خورد سال بچوں کو بھی قتل کرادیا اور دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سلطان قطب الدین کے جبر سے بفضل الٰہی محفوظ رہے اور بادشاہ کیفر کردار کو پہنچا۔

حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں خاص طور پر تمام خانوادہ ہائے اولیائے کرام میں مشہور و معروف ہیں۔ آپ نے سلسلہ عالیہ چشتیہ کو معراج کمال پر پہنچایا۔ لاکھوں مرید اور ہزاروں خلفاء آپ کی وفات کے وقت موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شادی نہیں کی آپ نے اکیانوے سال کی عمر پائی۔

سترہ ربیع الثانی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال ہے بستی نظام الدین اولیاء دلی میں آپ کا آستانہ اقدس زیارت گاہ عالم ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

راہ طریقت

حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

بزرگان دین نے اپنے ملفوظات میں اور اہل طریقت نے اپنی کتب میں بڑے کام کی باتیں لکھی ہیں۔ بڑے اسرار ورموز بیان کئے ہیں۔ بڑی معرفت کی باتیں عوام وخواص تک پہنچائی ہیں بلاشبہ بزرگانِ دین کے ہم پر بڑے احسانات ہیں ان کی تعلیمات ہمارے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان بزرگوں سے کسی بنیادی اختلاف کی کبھی بھی گنجائش نہیں رہی لیکن بات کے سمجھنے میں مشکلات ضرور پیش آئی ہیں اور یہ ایک فطری امر ہے۔

بات کہنے والا جس مقام ومنزل سے بات کرتا ہے ضروری نہیں کہ اسی مقام ومنزل پر سننے والا بھی ہو۔ جو سوچ سمجھ اور فہم وفراست لکھنے والے کی ہے ضروری نہیں کہ وہی پڑھنے والے کی بھی ہو پھر ایک بات اور قابل غور ہے لکھنے والا ایک ہوتا ہے اور اس کو پڑھنے والے ہزاروں ہوتے ہیں۔ ایک کی فکر اور سوچ ہزاروں افراد جو یقیناً مختلف الخیال ہوتے ہیں ان کی فکروں اور سوچوں کے میزان پر تلتی ہے اور ہزار ہا نتائج سامنے لاتی ہے کہنے یا لکھنے والا اپنے علم اور تجربے کی روشنی میں نتائج بیان کرتا ہے سننے اور پڑھنے والوں کا نہ وہ علم ہوتا ہے اور نہ وہ تجربہ ایسی صورت میں مختلف الخیالی پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات نہیں بلکہ اکثر اوقات حقیقت خرافات میں کھو جاتی ہے اور جب حقیقت خرافات میں کھو جائے تو امت کا روایات میں کھو جانا یقینی امر بن جاتا ہے۔

علامہ اقبال نے شاید اسی لئے کہا تھا۔

حقیقت خرافات میں کھوگئی
یہ امت روایات میں کھوگئی

میرے پڑھنے والوں کی ذہنی سطح سے میری بات بلند نہ ہو جائے اس لئے میں زیادہ آسان الفاظ میں اپنا مدعا بیان کرتا ہوں۔

بزرگان دین کے ملفوظات اور اہل طریقت کے اسرار و رموز کی باتیں ضروری نہیں کہ ہر ایک کی سمجھ میں آجائیں اسی لئے بہت سے بزرگ اس خیال کے حامی رہے ہیں کہ اہل طریقت اپنے تجربات اور اپنی واردات قلبی بلا تکلف اور بلا کم وکاست بھی بیان نہ کریں اور اگر بیان کرنا ضروری سمجھتے ہوں تو بلا تشریح وتفسیر بیان نہ کیا کریں ورنہ غلط فہمیوں کے ساتھ کج فہمیوں کے بھی انبار لگ جاتے ہیں اور بات پھر وہی کہنی پڑتی ہیں کہ حقیقت خرافات میں کھو جاتی ہے۔ ایک اور بنیادی بات سمجھ لیجئے کہ ایک ہوتی ہے کم فہمی اور ایک ہوتی کج فہمی اللہ تعالیٰ کج فہمی اور کج فہموں سے محفوظ رکھے۔ امین

کج فہمی اور کج فہموں سے محفوظ رہنے کے لئے اکثر بزرگان دین اس خیال کے شدید حامی رہے ہیں کہ اسرار ورموز کی باتیں اور واردات قلبی برملا بیان نہ کی جائے۔ عوام تک ان کی سطح کے مطابق بات پہنچائی جائے اور خواص تک ان کی ذہنی سطح کے

مطابق بات پہنچائی جائے۔

آج کل صورتحال عجیب سی ہوگئی ہے کہ ہر کس وناکس روحانیت کا اپنے آپ کو اسکالر ثابت کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اخبارات میں وظائف اور عملیات کے مستقل عنوانات اور مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ عجیب وغریب مسائل لکھے جاتے ہیں اوران کے عجیب وغریب حل تجویز کیے جاتے ہیں۔

بالخصوص پڑھنے کے لئے وظائف بلاتکلف بتائے جاتے ہیں جبکہ بزرگان دین وظائف بتانے میں بڑا تامل کیا کرتے ہیں اوران کی نظر وظائف کے سلسلے میں بڑی دوررس ہوتی ہے۔ وظائف جلالی بھی ہوتے ہیں اور جمالی بھی۔ پڑھنے والے کی ذہنی سطح بطور خاص پیش نظر رکھی جاتی ہے۔ مسائل کے پس منظر کو بھی سمجھا جاتا ہے۔

بعض معاملات میں اسلامی مہینے کی تاریخیں تک پیش نظر رکھنی ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ نوچندی جمعرات کی اہمیت عامل حضرات کے نزدیک بہت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے معاملات دیکھ اور سمجھ کر وظائف بتائے جاتے ہیں لیکن آج کل سب سے آسان کام روحانی کالم نویسی اور وظائف تجویز کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

امین بجاہ سید المرسلین ﷺ

منقبت

پیر عتیق احمد چشتی صاحب

(آستانہ چشتیہ گوجر خان)

رہِ زیست ہے پُرخطر غوثِ اعظم
ہے درکار بس اک نظر غوثِ اعظم

بلا کا تلاطم ہے بحرِ الم میں
خدارا مری لو خبر غوثِ اعظم

وہ رتبہ دیا آپ کو کبریا نے
نہ سمجھا کوئی بھی بشر غوثِ اعظم

مجھے ڈر نہیں جہاں میں کسی کا
مِرے واسطے ہیں سپر غوثِ اعظم

ہے ان کی مدح وثنا شغل اپنا
زباں پر ہے شام وسحر غوثِ اعظم

عتیق اُن کے انوار ہر جا عیاں ہیں
اِدھر غوثِ اعظم اُدھر غوثِ اعظم

تاریخ سے اقتباس

مجاہد اسلام ابو یوسف منصور

انتخاب: صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی

ابو یوسف منصور عبدالمومن کے پوتے تھے ان کے والد کا نام ابو یعقوب تھا۔ عبدالمومن نے حضرت امام غزالی کے شاگرد اور مراکش کے مذہبی پیشوا محمد بن عبداللہ تومرت کے اثر ورسوخ سے ایک زبردست فوج جمع کر کے خاندان مرابطین کے آخری حکمران ابراہیم بن تاشقین کو قتل کر دیا اور ۵۴۱ھ میں مراکش میں سلطنت موحدین کی بنیاد ڈالی۔

وہ بڑے ہی دین دار اور حوصلہ مند سلطان تھے چنانچہ انھوں نے جب یہ دیکھا کہ اسپین میں چھوٹی چھوٹی اسلامی سلطنتیں آپس میں بری طرح خانہ جنگی میں مبتلا ہیں اور ان کے افتراق سے فائدہ اٹھا کر عیسائیوں نے اسپین کے ان تمام علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے جو کبھی اسلامی حکومت کے زیر نگیں تھے۔ تو انھیں تاب ضبط نہ رہی اور انھوں نے اسلامی غیرت وشجاعت کے تقاضے سے بے قرار ہو کر ۵۴۸ھ میں اسپین پر حملہ کر دیا اور ان تمام علاقوں کو عیسائیوں سے چھین لیا جن پر اسلامی پرچم لہراتا رہا تھا۔

ان کی حوصلہ مندی اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ اگرچہ انھوں نے اسپین میں دوبارہ مضبوط اسلامی حکومت قائم کر دی تھی اور اپنے فرزند ابو سعید کو حاکم مقرر کر کے خود مراکش واپس چلے گئے تھے۔ لیکن انھوں نے عیسائی حکومتوں سے ٹکڑ لے کر یہ سمجھ لیا تھا کہ جب تک یورپ کی تمام عیسائی حکومتوں کو زیر نہ کیا جائے گا اور جب تک یورپ کے گوشہ گوشہ میں اسلام کے پرچم کو نصب نہ کر دیا جائے گا اس وقت تک اسپین اور شمال افریقہ کی اسلامی حکومتوں کو عیسائیوں کے دستر دسے محفوظ رکھنا ممکن نہیں ہے اس مقصد کے تحت انھوں نے تسخیر یورپ کا منصوبہ باندھا اور پانچ لاکھ مجاہدین اسلام کا عظیم الشان لشکر تیار کیا لیکن عین اس وقت وہ بیمار ہو گئے جب یورپ کی طرف پیش قدمی کا ارادہ کر رہے تھے چنانچہ اس بیماری میں ان کا انتقال ہو گیا اور تسخیر یورپ کا منصوبہ مکمل نہ ہوا۔

ان کی وفات کے بعد ابو یعقوب تخت نشین ہوئے لیکن اسپین میں جب وہ ایک سرکش عیسائی حکومت کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو دشمن کے ہاتھ سے شدید طور پر زخمی ہو گئے اور پھر صحت یاب نہ ہوئے۔ ۵۸۰ھ میں انھوں نے جام شہادت نوش کیا اور ان کی جگہ ان کے فرزند ابو یوسف منصور تخت نشین ہوئے جن کی تلوار نے مسلمانوں کی عظمت کا سکہ بٹھا دیا اور یورپ کی عیسائی حکومتیں جو پر پرزے نکال کر مسلمانوں پر پیہم حملے کر رہی تھیں۔ ابو یوسف

منصور کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہوگئیں۔

ابو یوسف منصور نے اپنے دادا عبدالمومن اور اپنے والد ابو یعقوب کی طرح نہایت ہی لائق جری اور حوصلہ مند سلطان تھے۔انھوں نے مغربی اسپین سے عیسائیوں کے اثرات کو اگرچہ قطعی طور پر مٹا دیا تھا اور طلیطلہ کے عیسائی حکمران الفانسو کو اطاعت وفرماں برداری کی شرط پر صلح کرنے کے لئے مجبور کر دیا تھا لیکن الفانسو ثانی اپنی مکاری اور شیطانیت کیلئے حوالے سے تاریخ یورپ میں بڑی شہرت رکھتا ہے۔ وہ صلح کے زمانے میں زبردست جنگ کی تیاری کرتا رہا اور ایک طویل مدت کے بعد جب اس کی تیاریاں مکمل ہوگئیں تو اس نے ابو یوسف منصور سے تن تنہا مقابلہ کرنے کے بجائے یورپ کی تمام عیسائی حکومتوں کو متحد ہونے کی دعوت دی تاکہ مسلمانوں سے آخری اور فیصلہ کن جنگ کرنے میں عیسائیوں کی طاقت کا پلا اتنا بھاری اور گراں ہوجائے کہ مسلمان اس کی تاب نہ لاکر اسپین کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے پر مجبور ہوجائیں یا پھر انھیں تلوار کے گھاٹ اتار کر ملک کی سرزمین کو ان کا مدفن اور قبرستان بنادیا جائے۔

اسپین کی اسلامی حکومت چونکہ عیسائیوں کی نگاہ میں ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتی رہتی تھی۔ لہٰذا الفانسو کی دعوت قبول کرنے میں انھوں نے کوئی تامل نہیں کیا اور الفانسو کی سرکردگی میں عیسائیوں کے عظیم الشان لشکر نے ۵۸۵ھ میں اسپین پر حملہ کردیا جس کا ایک ایک سپاہی مسلمانوں کے خون کا پیاسا تھا اور جس نے مسلمانوں کا گوشت پکا کر کھانے کی قسم کھائی تھی۔

ابو یوسف منصور نے عیسائی لشکر کو جو آندھی کی طرح مسلمانوں کی آبادیوں کو روندتا ہوا بڑھ رہا تھا۔اسپین کی سرحدوں پر رکنے کے بجائے آگے بڑھنے دیا تاکہ گھمسان کے معرکہ میں اگر عیسائیوں کا لشکر شمشیر اسلام کی ضرب کھا کر بھاگنے پر مجبور ہو تو مسلمان اس کا تعاقب کر کے اسی سرزمین میں اس کے سرداروں اور سپاہیوں کو ہمیشہ کے لئے دفن کردیں جسے مسلمانوں کا مدفن بنانے کے لئے الفانسو ثانی نے بائبل کو ہاتھ میں لے کر قسم کھائی تھی اور اپنے گلے میں انجیل اور صلیب ڈال کر جنگ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

الفانسو کا لشکر جب بطلیوس تک بڑھ آیا تو اسلامی لشکر نے اس کی مزاحمت کی جس کی تعداد عیسائیوں کے مقابلہ میں ایک چوتھائی سے بھی کم تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ الفانسو مسلمانوں کی فوجی تعداد دیکھتے ہی ان پر جھپٹ پڑا لیکن اسے جلد ہی معلوم ہوگیا کہ مسلمان مجاہد اپنی جگہ لوہے کی دیوار اور فولاد کی ایک چٹان ہے جس کی شکست آسان نہیں ہے۔

مسلمانوں نے عیسائیوں کے پہلے حملہ کو تلواروں کی باڑھ پر روک لیا۔عیسائیوں نے دوسرا حملہ کیا لیکن شمشیر اسلام کی باڑھ تیز اور مضبوط ثابت ہوئی عیسائیوں نے تیسرا حملہ کیا اور یہ حملہ بھی ساحل سے ٹکرا کر پلٹ جانے والی موج ثابت ہوا۔ الفانسو نے للکار کر چوتھی بار حملہ کیا لیکن مسلمانوں کے عزم واستقلال اور قوت مدافعت دیکھ کر ان کی ہمتیں جواب دے گئیں اور ان کے حوصلے پست ہونے لگے۔ اب مسلمانوں کے لئے موقع تھا کہ

جوابی حملہ کریں اور باطل پرستوں کی فوج کے اس غرور کو اللہ کا نام لے کر اپنی تلوار کے بل پر ہمیشہ کے لئے جھکا دیں۔

چنانچہ مجاہد اسلام نے اپنی صفیں باندھیں اور شہسواروں نے رکابوں پر زور دیا نیزوں کو سیدھا کر کے اللہ اکبر کا پُر جوش نعرہ لگایا اور گھوڑوں کی باگ کو چھوڑ دیا اور پورا رسالہ آہن پوش عیسائیوں کی پہلی صف سے ٹکرا کر قلب فوج میں داخل ہو گیا جہاں الفانسو مسلمانوں کے خلاف جوش دلانے کے لئے انجیل کو ہاتھوں پر بلند کئے کھڑا تھا۔ مسلمان نیزہ برداروں کی جھلک دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے اور اسے اپنی جگہ چھوڑ کر لشکر کی صف آخر میں پناہ لینی پڑی۔ لیکن اب بھی عیسائیوں کی صفیں جمی ہوئیں تھیں اور الفانسو انھیں للکار کر حملہ کرنے کی ترغیب دے رہا تھا کہ اتنے میں مسلمانوں کے دوسرے رسالے نے بھر پور حملہ کیا جس نے عیسائیوں کی صفوں میں انتشار ڈال دیا اور ان کی صفیں ٹوٹ کر درہم برہم ہو گئیں۔

جب تیسرے رسالے نے پرجوش حملہ کیا تو میدان میں چاروں طرف گھمسان کی لڑائی چھڑ گئی اور عیسائیوں کا یہ حال ہو گیا کہ انھیں نہ اپنے سردار کی خبر رہی نہ سردار کو رسالے کی مسلمان مجاہدین کی تلواریں عیسائیوں کے ہجوم میں بجلی کی طرح چمک رہی تھی اور سارے میدان میں سروں کی بارش ہو رہی تھی یہاں تک کہ الفانسو کی سپاہ کے ڈیڑھ لاکھ افراد خاک وخون میں لوٹنے لگے اور تیس ہزار سے زائد کو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا۔

جس کے بعد الفانسو کے لئے راہ فرار اختیار کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ رہا۔ وہ بے اندازہ سامان جنگ چھوڑ کر میدان سے بھاگ گیا جس کے تباہ و برباد ہو جانے کے بعد بھی مسلمانوں کو تقریباً ڈیڑھ لاکھ زرہ بکتر اور دوسرا سامان جنگ مال غنیمت کے طور پر ہاتھ لگا۔ لیکن مسلمان مجاہد دیکھ رہے تھے کہ ان کا جانی دشمن ابھی زندہ ہے چنانچہ انھوں نے آگے بڑھ کر طلیطلہ کا محاصرہ کر لیا جہاں الفانسو میدان جنگ چھوڑ کر پناہ لئے ہوئے تھا۔

طلیطلہ کا محاصرہ الفانسو کے لئے موت کا پیغام تھا چنانچہ جب اس کی آنکھوں نے اپنی موت کو سر پر کھڑے ہوئے دیکھا تو یہی مناسب سمجھا کہ مسلمانوں سے رحم دلی کے جذبات سے اپیل کرے اور اپنی لغزشوں اور غلطیوں کے لئے ان سے معافی کا خواستگار ہو۔ چنانچہ اس نے یہی راستہ اختیار کیا اور اپنی ماں بیوی اور بیٹوں کو ابو یوسف کی خدمت میں بے دھڑک روانہ کر دیا۔ جنھوں نے ابو یوسف کے سامنے آنسو بہا کر الفانسو کی جان بخشی کی درخواست کی رحم دل سلطان نے عورتوں کی آہ وزاری سنی تو خوف خدا سے ان کا دل لرز اٹھا اور انھوں نے الفانسو کی خطا معاف کر کے طلیطلہ کا محاصرہ اٹھا لیا۔

ابو یوسف منصور انتہائی رحم دل، خلیق، منکسر المزاج، ہوش مند اور بہادر سلطان تھے۔ انھوں نے پندرہ سال تک نہایت رعب و دبدبہ اور اسلامی شان وشوکت کے ساتھ حکومت کی اور ۵۹۵ھ میں اس عظیم المرتبت سلطان کا انتقال ہوا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مجاہد ملت

حضرت علامہ خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

از: صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ

مجاہد ملت، غازی تحریک ختم نبوت، مفسر قرآن واعظ خوش بیان، حکیم حاذق امین الحسنات حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ جید عالم دین، بلند پایہ خطیب اور روحانی پیشوا تھے، آپ برصغیر پاک وہند کے ایک عظیم علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے جد امجد حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ علیہ الرحمۃ جو اپنے وقت کے عظیم محدث مانے جاتے تھے اور والد محترمہ غازی کشمیر مفسر قرآن حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی نور اللہ مرقدہ تھے۔ جو برصغیر کے اکابر علماء میں اہم مقام رکھتے تھے۔

ولادت:

حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی علیہ الرحمۃ 24 مارچ 1933ء بمطابق 26 ذیقعد 1351ھ بروز جمعہ باغیچی صمدو اندرون اکبری منڈی لاہور میں پیدا ہوئے۔

آپ کا شجرہ نسب ۳۴ واسطوں سے حضور ﷺ تک پہنچتا ہے۔

حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ کو اپنے فرزند کی ولادت کی بہت خوشی تھی اور ان سے بے حد محبت فرماتے تھے۔

پیرزادہ علامہ اقبال فاروقی اپنی تصنیف ”تذکرہ علمائے اہلسنّت و جماعت لاہور“ کے صفحہ ۳۱۷ پر علامہ ابوالحسنات قادری علیہ الرحمۃ کی اولاد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ کے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ ان میں حضرت امین الحسنات سید خلیل احمد قادری اشرفی (خطیب جامع مسجد وزیر خان لاہور) آپ کی علمی اور عملی زندگی کی قابل قدر یادگار ہیں۔

تحصیل علم:

جب آپ کی عمر چار سال ہوئی تو والد علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ نے بسم اللہ پڑھائی اس طرح آپ کی دینی تعلیم کا آغاز ہوا۔ آپ کو حافظ خدا بخش نعیمی علیہ الرحمۃ کے ہاں قرآن پڑھنے کے لئے بٹھایا گیا۔ آپ نے بہت جلد ناظرہ کلام پاک ختم کیا۔

قرآن کریم مکمل کرنے کے بعد اہلسنّت کی عظیم دینی درسگاہ دار العلوم حزب الاحناف میں داخل کر دیا گیا جس کی بنیاد علامہ صاحب کے دادا علامہ سید دیدار علی شاہ الوری علیہ الرحمۃ نے رکھی اور علامہ صاحب کے چچا علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی علیہ الرحمۃ نے اپنی زندگی میں اس دار العلوم کو ام مدارس کا مقام عطا فرمایا۔ بڑے بڑے اکابر علماء یہاں سے فارغ ہوئے

قبلہ سید صاحب علیہ الرحمۃ کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی اشرفی علیہ الرحمۃ نے کسی حد تک اس سلسلے کو جاری رکھنے کی کوشش کی۔

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

علامہ صاحب اس دارالعلوم سے سند فراغت حاصل کی آپ کے اساتذہ کرام میں حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ اور حضرت علامہ مہر الدین علیہ الرحمۃ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں آپ کو اپنے چچا کے علاوہ حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی علیہ الرحمۃ سے بھی سند حدیث حاصل تھی۔

دینی علوم کی تکمیل کے بعد آپ کے والد حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ نے آپ کو طبیہ کالج لاہور میں داخل کرادیا۔ دوران تعلیم آپ کو والد محترم کی مکمل سرپرستی حاصل رہی۔ کیونکہ علامہ ابوالحسنات قادری اشرفی علیہ الرحمۃ خود ایک جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر طبیب بھی تھے۔ اسی لیے اپنے صاحبزادے کو بھی دونوں علوم سے آراستہ کیا۔ طب کا امتحان فرسٹ کلاس پوزیشن میں پاس کیا اس طرح آپ عالم دین اور حکیم بن گئے۔ آپ دینی و تبلیغی امور میں والد محترم کا ہاتھ بٹانے لگے۔

تحریک ختم نبوت:

1951ء میں جب ملک میں قادیانیت کے خلاف تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو تمام علمائے اہلسنت نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس وقت علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی علیہ الرحمۃ کی عمر 18 سال تھی آپ بھی دیگر علماء کے ساتھ اس تحریک میں شامل ہوگئے۔ آپ کے والد محترم علامہ ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ اس تحریک کی قیادت فرما رہے تھے۔

تحریک کے دوران جب حکومت وقت نے انہیں گرفتار کیا تو آپ نے اپنے والد کی جگہ قیادت سنبھالی۔ حکومت کی جانب سے آپ پر عرصہ حیات تنگ کردیا گیا تو آپ مسجد وزیر خان تشریف لے گئے اور تحریکی کارکنوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ اس وقت آپ کے ہمراہ مجاہد ملت حضرت علامہ عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے ان دونوں حضرات نے مسجد وزیر خان کے اسپیکر سے ایسی ولولہ انگیز اور پر جوش تقریریں فرمائیں کہ عوام اہلسنت میں ایک نیا جذبہ پیدا ہوگیا اور تحریک میں جان پڑگئی۔

حکومتی افسران نے جب یہ صورتحال دیکھی تو مسجد کی بجلی کاٹ دی آپ مسجد وزیر خان کے میناروں سے تقریر فرماتے رہے اس موقع پر عوام اہلسنّت نے آپ سے بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا۔ جب حکومت کی جانب سے کھانے پینے کی اشیاء مسجد میں جانے سے روک دی گئیں تو مسجد کے قرب وجوار کے مکینوں نے اشیاء خردونوش مسجد کی دیوار سے لٹکا کر اندر پہنچائیں۔

ایک انٹرویو میں آپ خود فرماتے ہیں کہ اس موقع پر اہل لاہور نے ہمارا بھرپور ساتھ دیا جبکہ ہم مسجد میں محصور تھے کارکنوں اور علمائے اہلسنّت کے لئے خردونوش کی اشیاء مسلسل پہنچتی رہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ کئی روز محاصرے کے بعد سابق صدر ایوب خان جو اس وقت فوج میں کرنل تھے، بہت سے فوجیوں کے ہمراہ آپ کی گرفتاری کے لئے آئے اور ریڈیو پاکستان پر اعلان کیا کہ مولانا خلیل احمد قادری اشرفی اور مولانا عبدالستار خان نیازی اپنے آپ کو فوراً گرفتاری کے لئے پیش کردیں ورنہ ان کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائیگی۔ مشہور قانون دان جناب سید امیر الدین قدوائی مرحوم متوفی 1974ء (جو علامہ ابوالحسنات قادری کے ساتھیوں میں سے اور ابتداء میں جمعیت علمائے پاکستان کے سرگرم کارکن تھے) کے ایماء

پر علامہ سید خلیل احمد قادری اور مولانا عبدالستار خان نیازی علیہ الرحمۃ نے گرفتاری پیش کی۔

حکومت نے آپ کو شاہی قلعہ لاہور میں قید کردیا آپ پر بڑی سختیاں کی گئیں اور یہ اصرار کیا گیا کہ علماء تحریری معافی مانگ لیں تو انہیں رہا کردیا جائے گا لیکن دیگر علمائے اہلسنّت کی طرح آپ نے بھی معافی مانگنے سے انکار کردیا جس کی پاداش میں آپ پر مقدمہ چلا اور سزائے موت سنائی گئی۔

دوسری جانب کراچی میں اسیر علامہ ابوالحسنات قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (جو جیل میں تفسیر الحسنات لکھ رہے تھے) کو یہ خبر سنائی گئی کے آپ کے جواں سال صاحبزادے خلیل احمد قادری کو پھانسی دے دی گئی ہے لیکن اس پیکر صبر و رضا کوہ استقامت نے یہ سن کر تاریخی الفاظ ادا کئے جو یہ ہیں ''ایک بیٹا تو کیا اگر ہزار بیٹے بھی ہوں تو ناموس مصطفےٰ ﷺ پر قربان ہیں'' غرضیکہ علماء اہلسنّت میں سے کسی نے معافی نہیں مانگی بلکہ اپنے موقوف پر ڈٹے رہے بالآخر حکومت کو ان مجاہدین ختم نبوت کو رہا کرنا پڑا۔

مسجد وزیر خان کی خطابت:

2 شعبان 1380ھ مطابق 20 جنوری 1961ء بروز جمعہ علامہ ابوالحسنات قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا ان کے وصال کے بعد علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ اس عظیم الشان جامع مسجد وزیر خان کے خطیب مقرر ہوئے آپ نے اپنی علمیت، قابلیت، صلاحیت اور سحر بیانی سے لوگوں کے دل جیت لئے اور عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کرلی لوگ دور دراز علاقوں سے آپ کا خطاب سننے اور آپ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے آتے۔ آپ نے مسجد وزیر خان میں درس قرآن کا سلسلہ بھی شروع کیا اور روزانہ بعد فجر درس قرآن دیتے یہ سلسلہ عرصہ دراز تک جاری رہا بالآخر آپ کی بیماری پر منقطع ہوا۔ آپ نے ۳۷ سال مسجد وزیر خان میں خطابت کے فرائض انجام دیئے۔

آپ جید عالم دین بے مثال اور ماہر طبیب ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین منتظم بھی تھے۔ آپ سال میں تین چار بڑے جلسے اور کانفرنس مسجد وزیر خان میں منعقد کراتے اور ملک کے جید علماء و مشائخ کو مدعو کرتے اکثر جلسے راقم کے والد حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ کی زیر صدارت منعقد ہوتے ان جلسوں میں آپ غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ سلطان الواعظین حضرت علامہ ابوالنور محمد بشیر سیالکوٹی علیہ الرحمۃ اور خطیب پاکستان علامہ محمد شفیع اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو بطور خاص مدعو فرماتے جب تک آپ صحت مند رہے مسجد وزیر خان اہلسنّت کا مرکز بنی رہی۔ ان جلسوں سے مسجد کی رونق دوبالا ہوتی رہی لیکن جب آپ صاحب فراش ہوئے تو یہ سلسلہ بھی منقطع ہوگیا اور اب آپ کے وصال کو تقریباً 16 سال ہورہے ہیں لیکن اس دوران کوئی بھی کامیاب جلسہ نہ ہوسکا مسجد وزیر خان کے درودیوار اور پرُ شکوہ عمارت پھر کسی خلیل احمد قادری کی راہ دیکھ رہی ہے۔

زیارت حرمین شریفین:

علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے غالبًا

WWW.NAFSEISLAM.COM

پانچ حج کیے اور اس کے علاوہ کئی عمرے کیے ان کی تعداد کا صحیح علم نہیں۔ آپ جب بھی حرمین کا قصد فرماتے تو کراچی تشریف لاتے اور درگاہ عالیہ اشرفیہ میں قیام فرماتے کیونکہ اس زمانے میں حج وعمرے کی تمام فلائٹیں کراچی سے ہی چلتیں تھیں۔ آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے آپ کے سامنے جب بھی نعت رسول مقبول ﷺ پڑھی جاتی تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے اور وجد کی کیفیت طاری ہوجاتی۔

بیعت وخلافت:

آپ مسلکاً حنفی اور مشرباً قادری اشرفی تھے کیونکہ آپ کا خاندان سلسلہ اشرفیہ سے بیعت تھا۔ آپ کے والد ماجد حضرت علامہ ابو الحسنات قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ اور چچا علامہ ابوالبرکات قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ دونوں سلسلہ اشرفیہ کی عظیم روحانی شخصیت اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں قدس سرہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ اسی لئے آپ کو اس خانوادہ کے بزرگوں سے بڑی عقیدت ومحبت تھی۔ چنانچہ آستانہ اشرفیہ سرکارکلاں کچھوچھہ شریف کے سجادہ نشین ابوالمسعود سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ العزیز جب پاکستان تشریف لائے تو آپ نے ان کے دست مبارک پر بیعت کی۔ انہوں نے آپ کو سلسلہ اشرفیہ کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ آپ کو بانی سلسلہ اشرفیہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سے بڑی عقیدت ومحبت تھی ایک مرتبہ آپ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ کچھوچھہ شریف حاضر ہوئے اور عرس مخدومی میں شرکت کی۔ فرماتے ہیں میں مہمان خانہ میں ٹھہرا رات میں اپنا بستر بچھایا اور لیٹ گیا رات بھر بے چینی رہی اور نیند نہیں آئی صبح جب پیر ومرشد صاحب سجادہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کس طرح لیٹے تھے سر کس جانب تھا اور پیر کس جانب تھے فرماتے ہیں جب میں نے بتایا تو فرمایا اس جانب پیر نہ کریں کیونکہ اس طرف خاندانی تبرکات کا کمرہ ہے۔

خانوادہ اشرفیہ سے تعلق:

علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی علیہ الرحمۃ خانوادہ اشرفیہ کے ہر فرد سے بے حد عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ کچھوچھہ شریف سے جو ہستیاں پاکستان آتیں وہ اکبری منڈی میں آپ کی رہائش گاہ کو ضرور رونق بخشتیں۔ آپ کا ہمیشہ یہ معمول رہا کہ خانوادۂ اشرفیہ کا کوئی بھی فرد اندرون پاکستان یا بیرون پاکستان سے لاہور آتا تو آپ ان سے درخواست کرتے کہ ایک جمعہ کی امامت ضرور مسجد وزیر خان میں فرمائیں۔ مسجد وزیر خان کا منبر وہ متبرک منبر ہے جس پر ہم شبیہ غوث الاعظم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ، محدث اعظم ہند سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ، مخدوم المشائخ سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ، اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ اور شیخ ملت سید محمد اظہار اشرف اشرفی مدظلہ العالی رونق افروز ہوئے۔ میرے برادر اکبر ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی اور راقم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ علامہ صاحب کے فرمانے پر مسجد وزیر خان میں خطاب کیا۔

سن ساٹھ (60) کی دہائی میں کسی سال مخدوم المشائخ سید محمد مختار اشرف جیلانی سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ سرکارکلاں کراچی

تشریف لائے علامہ صاحب بھی آپ سے ملاقات کے لئے کراچی تشریف لائے تو والد صاحب قبلہ حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف جیلانی قدس سرہ سے ملاقات ہوئی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے علامہ صاحب کی دعوت فرمائی اور علامہ صاحب نے لاہور آنے کی دعوت دی یہ غالباً 68ء کی بات ہے حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ لاہور تشریف لے گئے یہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ کے عرس کا موقع تھا۔ اس وقت قیام پائلٹ ہوٹل میں فرمایا اور فون پر علامہ صاحب کو اطلاع دی۔ آپ بے چین ہو گئے اور فوراً پائلٹ ہوٹل پہنچ کر والد صاحب قبلہ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا سامان اٹھا کر اپنی قیامگاہ لے آئے اور شکوہ کیا کہ یہ ممکن نہیں کہ ہمارے ہوتے ہوئے آپ ہوٹل میں قیام کریں دوسرے روز علامہ صاحب والد صاحب قبلہ کو مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لے گئے جہاں ان کے چچا مفتی اعظم پاکستان علامہ سید احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے۔ قبلہ سید صاحب علیہ الرحمتہ نے فرمایا آپ خانوادہ اشرفیہ کے شہزادے ہیں آپ حزب الاحناف میں قیام فرمائیں کیونکہ آپ کے اکابر یہیں قیام فرماتے ہیں۔ علامہ خلیل احمد قادری علیہ الرحمتہ کا اصرار بڑھا تو والد صاحب قبلہ آپ کی رہائش گاہ تشریف لائے۔ پھر یہ دوستی انتہائی قریبی تعلق میں تبدیل ہو گئی اور اس تعلق کو علامہ صاحب نے تادم وصال نبھایا۔ پھر آپ کی کوششوں سے محکمہ اوقاف نے حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا نام گرامی مستقل عرس حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صدارت کے لئے مخصوص کیا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر اور سجادہ نشین فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی اس سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ ہر سال داتا صاحب علیہ الرحمتہ کے عرس میں تشریف لے جاتے اور عموماً پہلے اجلاس کی صدارت فرماتے۔ علامہ صاحب والد صاحب سے قلبی محبت کی وجہ سے ہمارے گھر کے ہر فرد سے بڑی شفقت فرماتے خصوصاً ہم دونوں بھائیوں سے بڑی محبت فرماتے۔ غالباً 90ء میں پہلی مرتبہ علامہ صاحب کی کوششوں سے میرے برادر اکبر علامہ سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کو حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ کے عرس کے موقع پر خطاب کا موقع ملا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور مخدوم زادہ عرس کے کسی نہ کسی اجلاس میں ضرور خطاب فرماتے ہیں۔ غالباً 74ء میں والد صاحب قبلہ پر قاتلانہ حملہ ہوا جس میں آپ شدید زخمی ہوئے اور کئی ہفتے بقائی ہسپتال میں زیر علاج رہے علامہ صاحب کو جب یہ اطلاع ملی بے چین ہو گئے اور فوراً بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے پہلے گھر جانے کے بجائے ایئر پورٹ سے سیدھے بقائی ہسپتال پہنچے اور حضرت قبلہ والد صاحب کی خیریت دریافت فرمائی وہ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کو اپنے سگے بھائیوں سے زیادہ سمجھتے اور یہی محبت والد صاحب قبلہ بھی فرماتے حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کی گھٹنوں کی تکلیف شدید ہوئی تو اکبری منڈی میں قیام دشوار ہو گیا تو آپ نے اپنی قیام گاہ راوی ٹمبر مارکیٹ میں حاجی نثار پراچہ اشرفی کی رہائش گاہ پر تبدیل کر لی علامہ صاحب کو اس بات کا ہمیشہ افسوس رہا لیکن مجبوری کی وجہ سے خاموش ہو جاتے فرماتے حضرت میں نیچے کا مکان خرید لوں گا تو آپ لاہور میں میرے ہاں

قیام فرمایئے گا لیکن جتنے دن حضرت قبلہ والد صاحب لاہور میں مقیم ہوتے روزانہ آپ ان سے ملنے تشریف لاتے اور مختلف امور پر گفتگو ہوتی

مجھے یاد ہے کہ ایک روز آپ تشریف لائے تو آپ کا سانس بڑی طرح پھول رہا تھا نہایت کمزور ہو گئے تھے بمشکل صوفے پر تشریف فرما ہوئے اور انہیلر کے ذریعے سانس کی کیفیت صحیح کی کافی دیر بعد بولنے کے قابل ہوئے میں حیران تھا اس بیماری اور تکلیف میں حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں ایک مرتبہ لاہور میں قیام کے دوران حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کی نکسیر اچانک جاری ہوگئی اور خون کافی ضائع ہو گیا ڈاکٹر کے مشورے سے اتفاق ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ اتفاقاً علامہ صاحب بھی دمہ اور جگر کے مرض کی وجہ سے یہاں داخل تھے انہیں حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کی کیفیت کا علم ہوا تو اپنے تیمارداروں سے فرمایا مجھے حضرت کے کمرے میں لے چلو۔ چنانچہ آپ کو وہیل چیئر میں بیٹھا کر حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے کمرے میں لایا گیا دونوں نے ایک دوسرے کو اس کیفیت میں دیکھا تو بہت پریشان ہوئے۔

ہم دونوں بھائی دارالعلوم نعیمیہ میں پڑھتے تھے تو آپ بہت خوش تھے اور ہماری حوصلہ افزائی فرماتے کتب اسباق کے بارے میں دریافت فرماتے حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ سے کہتے آپ نے بہت اچھا کیا یہ خانوادہ اشرفیہ کا طرہ امتیاز رہا کہ اس خانوادہ میں ہمیشہ جید علماء رہے اور رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کے موقع پر جس میں خصوصی خطاب غزالی دوراں رازی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ برادر اکبر مخدوم زادہ سید محمد اشرف جیلانی کو بھی خطاب کا موقع دیا جو اس وقت نوعمر تھے اس طرح آپ ہم بھائیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

1995ء میں پہلی مرتبہ رمضان شریف میں سحری کے پروگرام میں حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی کی تقریر ٹی وی پر ٹیلی کاسٹ ہوئی تو علامہ صاحب نے بطور خاص فون کر کے حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کو مبارک باد دی کہ اللہ نے یہ دن دکھایا کہ آپ کے صاحبزادے نے اتنے حوصلے سے تقریر فرمائی ۔آپ ہر سال راقم کے جدامجد حضرت قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمتہ کے عرس مبارک میں تشریف لا کر خصوصی خطاب فرماتے۔ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے علامہ صاحب کو دعائے حزب البحر اور دیگر خاندانی اوراد کی اجازت بھی عطا فرمائی تھی جو آپ تادم وصال بڑی پابندی سے پڑھتے رہے۔

راقم نے جب ہمدرد طبیہ کالج میں داخلہ لیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور حوصلہ افزائی فرمائی ہر سال حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے ہمراہ جب داتا صاحب علیہ الرحمتہ کے عرس میں حاضر ہوتا تو آپ مجھے بہت سے طبی مشورے اور نسخے عطا فرماتے کیونکہ آپ خود ایک ماہر طبیب تھے اور قادری دواخانہ میں مریضوں کا علاج فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کی زندگی میں کسی نے آپ کے انتقال کی خبر دی تو حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ بہت پریشان ہوئے اور لاہور آپ کی رہائش گاہ فون ملایا تو حسن اتفاق کہ علامہ صاحب نے خود

اٹھایا حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے جب آپ کی آواز سنی تو خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ شکر خدا کا میں نے آپ کی آواز سنی علامہ صاحب بہت خوش ہوئے فرمایا آج مجھے اندازہ ہوا کہ میرا کوئی اپنا موجود ہے۔

جامعہ حسنات العلوم کا قیام:

علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی علیہ الرحمتہ نے ساری زندگی مسلک حق اہلسنّت و جماعت کی ترویج و اشاعت میں گزاری اور دن رات تبلیغ دین میں مصروف رہے ان کی ایک دیرینہ آرزو تھی کہ میں اپنی زندگی میں ایک ایسا دارالعلوم قائم کروں جہاں دین کی تعلیم اور طالبان علم دور دراز سے وہاں آکر علم دین حاصل کریں اپنی اس آرزو کی تکمیل میں انہوں نے بڑی محنت کی اور بے سروسامانی کی حالت میں اس مشن کا آغاز کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی اور مسجد وزیر خان کے قریب دارالعلوم کے لئے ایک قطعہ اراضی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے پھر مریدین معتقدین اور مخیّر حضرات کے تعاون سے ایک خوبصورت عمارت جامعہ حسنات العلوم کی صورت میں تیار ہو گئی آپ نے اپنی بقیہ زندگی جامعہ حسنات العلوم کی تعمیر و ترقی میں گزار دی یہی وجہ ہے کہ بہت کم عرصہ میں اس دارالعلوم نے حیرت انگیز ترقی کی اور اب یہاں قرآن کی تعلیم جاری ہے طلباء کی تعداد خاصی ہے یہ دارالعلوم آپ کی یادگار ہے۔

تفسیر الحسنات:

علامہ ابوالحسنات قادری اشرفی علیہ الرحمتہ نے اسیری کے دوران جیل میں جس تفسیر کا آغاز کیا تھا وہ تفسیر الحسنات کے نام سے مشہور ہے لیکن آپ کی زندگی نے وفا نہ کی اور تفسیر نامکمل رہ گئی علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمتہ کے وصال کے بعد علامہ سید خلیل احمد قادری اشرفی علیہ الرحمتہ نے دن رات محنت اور توجہ سے اس عظیم کام کو مکمل کیا اور اب الحمدللہ یہ تفسیر الحسنات مکمل بازار میں موجود ہے۔ یہ درحقیقت آپ کا علمی کارنامہ ہے اس کے علاوہ آپ نے والد محترم کی دیگر کتب دوبارہ طبع کرا کے عوام الناس تک پہنچائی جن سے عوام الناس مستفید ہو رہے ہیں، ضیا پبلیکیشنز نے یہ کتب بہت خوبصورتی کے ساتھ ساتھ شائع کیں ہیں۔

وصال مبارک:

مسلسل محنت اور بے آرامی سے آپ بیمار رہنے لگے ابتداء میں آپ نے توجہ نہیں دی، بیماری طول پکڑ گئی اور ڈاکٹر نے جگر کا شدید عارضہ تشخیص کیا۔ اس کے علاوہ دیگر امراض نے آگھیرا لیکن اس کے باوجود آپ ہر جمعہ مسجد وزیر خان تشریف لاتے رہے اور جمعہ پڑھاتے رہے بالآخر مرض نے شدت اختیار کی اور ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ وصال سے چند ماہ قبل آپ نے اپنے بھانجے کو اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا کیونکہ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

26 ذیقعدہ 1418ھ بمطابق 26 مارچ 1998ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب آپ نے وصال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون وصال کے وقت آپ کی عمر شریف 65 سال تھی آپ کی نماز جنازہ آپ کے چچا زاد بھائی علامہ سید محمود رضوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ کو آپ کے قائم کردہ مدرسہ حسنات العلوم میں سپرد خاک کیا گیا۔

خواتین کا صفحہ

جنگ میں مسلم خواتین کا جرأت مندانہ کردار

کشور قریشی

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

بنی ہاشم کے مردوں کی طرح بنی ہاشم کی خواتین بھی نہایت حق پرست اور دلیر تھیں وقت پڑنے پر وہ ہاتھ پاؤں ڈالنے کے بجائے بڑی جرأت اور حوصلے سے مردوں کا مقابلہ کرتی تھیں۔ تاریخ کی کتابیں ایسے بے شمار واقعات سے بھری پڑی ہیں۔

اسد الغابہ میں مذکور ہے کہ آپ سرور کائنات ﷺ کی پھوپھی اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقیقی بہن نہایت جری حوصلہ مند اور بہادر تھیں۔ وہ بھی اپنے بھائی حضرت حمزہ کی طرح جنگ احد میں شریک ہوئیں ۔ جنگ احد میں جب جنگ کا پانسہ پلٹا اور مسلمانوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تو بہت سے مسلمان بھاگنے لگے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت بھی پامردی سے جمی ہیں وہ بھاگنے والوں منہ پر برچھا مار کر انھیں واپس کر دیتی تھیں۔

غزوہ خندق میں بھی سرور کائنات ﷺ نے تمام مستورات کو حفاظت کے پیش نظر ایک قلعہ میں بند فرما دیا تھا۔ یہودیوں نے جو مسلمانوں کے اندرونی دشمن تھے اس موقع کو غنیمت جانا۔ ان کی ایک جماعت نے عورتوں پر حملہ کا ارادہ کیا۔ ایک شخص کو حالات معلوم کرنے کے لئے قلعہ کی طرف بھیجا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس مخبر یہودی کو کہیں سے دیکھ لیا۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ نے فرمایا میرے خیال میں یہ یہودی جائزہ لینے آیا ہے اور یہ جاننا چاہتا ہے کہ قلعہ میں مرد موجود ہیں یا نہیں۔ اس لئے قلعہ سے باہر نکل کر اسے موت کے گھاٹ اتار دو حضرت حسان بہت ضعیف تھے ضعف کی وجہ سے ان کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت صفیہ نے اندازہ لگا لیا کہ یہ کام حضرت حسان کے بس کا نہیں اور اگر اس موقع پر ذرا بھی تساہل سے کام لیا گیا تو یقیناً یہودی حملہ کر دیں گے۔ موقع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے انھوں نے ایک خیمہ کا کھونٹا اپنے ہاتھ میں لیا اور خود نکل کر اس کا سر کچل دیا۔ پھر قلعہ میں واپس تشریف لے آئیں اور حضرت حسان سے کہا چونکہ وہ نامحرم تھا اس لئے میں نے اس کا سامان اور کپڑے نہیں اتارے۔ تم جاؤ اور اس کے سب کپڑے اتار دو اس کا سر بھی کاٹ لاؤ۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضعیفی کی وجہ سے سر کاٹنے سے بھی ہچکچائے جب انھوں نے دیکھا کہ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کام بھی نہیں ہوسکتا تو وہ بحالت مجبوری خود تشریف لے گئیں اور اس یہودی کا سر قلم کر دیا اس کٹے ہوئے سر کو انھوں نے قلعہ کی دیوار سے یہودیوں کے مجمع میں پھینک دیا۔ اپنے ساتھی کا یہ حشر دیکھ کر ان کے حوصلے پست ہو گئے اور قلعہ پر حملہ کرنے کی ہمت نہ ہوسکی ۔ آپس میں چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں۔ کچھ لوگوں نے اپنی دانائی جتانے کے لئے کہنا شروع کیا

کہ ہم تو پہلے ہی سمجھتے تھے کہ محمد ﷺ عورتوں کو بالکل تنہا نہیں چھوڑیں گے انھوں نے ضرور مرد محافظوں کو اندر چھوڑا ہے۔ یہ بات بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ حضرت صفیہ نے ۵۸ سال کی عمر میں جب کہ بڑھاپا اپنے شباب پر ہوتا ہے۔ اس بہادری کا مظاہرہ کیا کیونکہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ۲۰ ہجری میں ہوا تھا اس وقت ان کی عمر ۷۳ سال تھی اور جنگ خندق ۵ ھ میں ہوئی تھی اس طرح اس وقت ان کی عمر ۵۸ سال کی ہوگی۔ اگر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اس وقت جرأت کا مظاہرہ نہ کرتیں تو یہودی یقیناً قلعہ پر حملہ کر دیتے اور نہ صرف کہ ان کا مال و متاع لوٹ لیتے بلکہ کتنی خواتین کو موت کے گھاٹ اتار دیتے اور کتنوں کو اسیر کر کے اپنے ساتھ لے جاتے۔

حضرت خنسا رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت خنسا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی مشہور شاعرہ تھیں۔ ابن اثیر کے بیان کے مطابق تمام اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ کسی دوسری خاتون نے ان سے زیادہ مؤثر اور اچھے شعر نہیں کہے نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد۔

حضرت خنسا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ مدینہ آکر مشرف بہ اسلام ہوئیں ۱۶ ھ میں قادسیہ کی جنگ ہوئی تھی۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا واقعہ ہے اس جنگ میں حضرت خنسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چاروں بیٹوں سمیت جنگ میں شریک ہوئیں ان کے بیٹے بھی اپنے ماں کی طرح اسلام کے والہ و شیدا اور نہایت بہادر تھے جنگ سے ایک روز پہلے انھوں نے چاروں بیٹوں کو جمع کیا اور فرمایا بیٹو تم اپنی مرضی سے مسلمان ہوئے تم نے اپنی مرضی سے ہجرت کی اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ جس طرح تم ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے اسی طرح ایک باپ کی اولاد ہو۔ میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا نہ میں نے تمہاری شرافت میں کوئی دھبہ لگایا نہ تمہارے نسب کو خراب کیا۔ تمہیں معلوم ہے اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کے لئے کافروں سے لڑائی میں کیا کیا ثواب رکھا ہے۔ تمہیں یہ بات نہ بھولنی چاہیئے کہ آخرت کی ابدی زندگی دنیا کی فانی زندگی سے کہیں بہتر ہے۔ لہٰذا کل جب تم سو کر اٹھو تو جنگ میں نہایت ہوشیاری سے شریک ہو اور دشمنوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہو آگے بڑھتے رہو، اور جب دیکھنا کہ اب لڑائی عروج پر ہے اور ہر طرف اس کے شعلے بھڑک رہے ہیں تو بے خوف و خطر جنگ کے شعلوں میں گھس جانا اور کفار کے سردار کا بے جگری سے مقابلہ کرنا انشاء اللہ جنت میں اکرام کے ساتھ کامیاب ہو کر رہو گے۔

جب صبح ہوئی اور میدان کارزار گرم ہوا تو ہر لڑکے نے یکے بعد دیگرے ماں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے داد و شجاعت دی اور بالآخر چاروں شہید ہو گئے اور جب حضرت خنسا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے بیٹوں کی شہادت کی اطلاع ملی تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے ان کی شہادت سے مجھے شرف بخشا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

نباتات کی اہمیت

ایک نہایت ہی معلوماتی مضمون

محترمہ عطیہ اشرف صاحبہ (کراچی یونیورسٹی)

ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے جو پودوں اور درختوں سے کسی نہ کسی حد تک متاثر نہ ہوں۔ سبزہ پھول اور پودے آرائش وزیبائش کے لئے لگانے کا رواج بہت پرانا اور عام ہے اور تقریباً ہر شخص ان کی خوبصورتی سے متاثر ہوتا ہے اس کے علاوہ بڑے درخت سائے کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ سڑکوں کے کنارے چھوٹے درخت خوبصورتی کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ پھل دار درخت اکثر گھروں میں لگائے جاتے ہیں مثلاً آم، امردو شریفہ وغیرہ۔ لیکن اس کے باوجود بہت کم لوگ اس کی اہمیت سے واقف ہیں اور نہ یہ جانتے ہیں کہ ہماری زندگی میں ان کا اثر ونفوذ کس حد تک ہے۔

ہر جاندار کو زندہ رہنے کے لئے آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ہر وقت سانس لینے میں جو آکسیجن خرچ ہوتی ہے اور CO_2 خارج ہوتی ہے اور CO_2 کو دوبارہ صاف آکسیجن میں تبدیل کرنے کا کام صرف سبز پودے کرتے ہیں۔ اگر چہ CO_2 کی ضرورت سے پودے بھی مستثنیٰ ہیں۔ لیکن خالی تالیف PHOTOSYNTHESIS کے دوران یہ پودے CO_2 استعمال کرتے ہیں اور حیات بخش آکسیجن خارج کرتے ہیں یعنی دنیا کے تمام جاندار مل کر جس ہوا کو کثیف بناتے ہیں اُسے صاف کرنے اور دوبارہ استعمال کے قابل بنانے کا کام صرف سبز پودے کرتے ہیں۔ اگر سبز پودوں کا وجود مٹ جائے تو یہ کرہ ارضی محض ایک بے جان سیارہ بن کر رہ جائے۔

نباتات کی دوسری بڑی اہمیت غذائی ہے۔ دنیا کی آبادی کی بڑی غذا غلہ ہے (گندم، چاول، مکئی وغیرہ) اس طرح لوگوں کی زندگی کا براہ راست نباتات پر انحصار ہے اور گائے بھیڑ، بکریاں وغیرہ اچھی قسم کی گھاس کھاتی ہیں تو ہمیں ان سے اچھا گوشت اور دودھ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح دیکھا جائے تو غذا کے لئے تمام جاندار نباتات پر انحصار کرتے ہیں۔

غلے کے علاوہ ہماری غذا سبزیاں ہیں اور پھل ہیں۔ ان سے ہم صرف لذت ہی نہیں حاصل کرتے بلکہ بہت اہم غذائی اجزا بھی پاتے ہیں اور ان سے بعض اجزا حیوانی غذاؤں میں یا تو بالکل نہیں ہوتے یا کم مقدار میں ہوتے ہیں۔ مثلاً اکثر وٹامن سبزیوں، پھلوں اور بیجوں میں حیوانی غذاؤں کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر وٹامن B دھنیا، ہلدی، رائی، میں جگر اور انڈے کی زردی کی نسبت دوگنا اور پنیر، مچھلی کا گوشت اور بکری کے گوشت سے تقریباً چار گنا زیادہ ہوتا ہے۔ ٹماٹر اور لیمو میں وٹامن سی (C) کے بڑے ذخیرے ہیں سیم کی پھلیوں اور بیجوں

میں وٹامن K پایا جاتا ہے۔ جو خون کو شریانوں کے اندر جمنے سے روکتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ ساتھ یہ اہم اور ضروری ہے کہ خوراک کے موجودہ ذرائع کے علاوہ نئے ذرائع تلاش کیے جائیں اس غرض سے FUNGI+ALGAE کو خاص اہمیت دی جارہی ہے۔

نباتات کا عمل دخل زندگی کے بہت سے شعبوں میں نظر آتا ہے۔ مثلاً ہمارے لئے سوتی کپڑے پودے ہی مہیا کرتے ہیں ۔ بوریوں اور رسی کے لئے بھی ہم پٹ سن اور کچھ دوسرے اقسام کے پودوں کے محتاج ہیں۔ فرنیچر کے لئے بھی اور عمارتوں کے لئے بھی لکڑی کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو شیشم، چیڑ، دیودار وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے۔ مختلف قسم کے تیل اور رنگ وغیرہ بھی پودوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً تارپین کا تیل، سرسوں کا تیل، رنگوں میں نیل اور زعفران اور چائے کافی، تمباکو، پان وغیرہ بھی پودوں سے حاصل ہوتے ہیں۔

نباتات مختلف دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس کی مثال ذیابیطس ہے جو ایک موذی مرض ہے جو انسولین کی کمی سے خون میں شکر کی مقدار بڑھنے سے ہوتا ہے۔ اس کا علاج کرومیم سے ہوتا ہے۔ کرومیم ویسے تو سیاہ مرچ اور کھمبی میں پائی جاتی ہے لیکن خمیر میں اس کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے ۔خمیر کا استعمال جسم میں گلوکوز کے نظام کو صحیح رکھتا ہے۔ لہٰذا خمیر کا استعمال ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔

لہسن ایک عام استعمال کی چیز ہے۔ مگر اس کے فوائد سے بہت کم لوگ ہی واقف ہیں ۔ یہ خون کی رگوں کو کھولتا ہے اور HYPERTENSION کو کم کرتا ہے۔ پولینڈ کے سائنس دانوں نے دریافت کیا ہے کہ بعض جراثیم مثلاً پیپ، پھوڑے ، پھنسیاں پیدا کرنے والے جراثیم ANTIBIOTICS کے قابو میں نہیں آتے وہ لہسن کے سفوف سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ پودے انسانی جانوں کے لئے اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر ہمارے اردگرد یہ سبزی اور پودے نہ ہوں تو یہ دنیا ایک بے جان سیارہ بن جائے۔

اقوال زریں

☆ سب سے بڑی دولت عقل اور سب سے بڑی مفلسی بے وقوفی ہے۔

☆ قناعت سب سے بڑی دولت ہے۔ (حضرت علی)

☆ ہر سانس ایک خزانہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا کوئی سانس بیکار جائے اور قیامت کے دن اپنے خزانے کو خالی دیکھ کر تمہیں شرمندگی اٹھانی پڑے۔ (ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ دولت کی لالچ اور حرص و ہوس انسان کے علم اور دانش کو بھی ضائع کر دیتی ہے۔ (امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ دشمن سے ہمیشہ بچو اور دوست سے اس وقت بچو جب وہ تمہاری بے جا تعریف کرنے لگے۔ (شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔ حرص، حسد، غرور۔

(امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ زندگی دریا ہے آخرت اس کا ساحل اور تقویٰ کشتی۔

(معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ)

سفرنامہ زیارت مزارات مقدسہ

از جناب اسماعیل اشرفی صاحب

22 جنوری 2011ء کو اس سفر کا آغاز ہوا اس سفر کا مقصد بزرگان دین اور اولیاء کاملین کے مزارات مقدسہ کی حاضری تھی۔ اس سفر میں صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی صاحب کے ہمراہ اسماعیل غنی اشرفی محمد قدیر اشرفی اور اسماعیل اشرفی تھے یہ سفر بذریعہ کار رہا۔

سب سے پہلے درگاہ عالیہ اشرفیہ میں حضرت قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ (پیرو مرشد اور دادا پیرو مرشد) کے مزار پر حاضری دی اور یہیں سے سفر کا آغاز کیا

یہ سفر خالص روحانی تھا۔ راستے میں چاروں نے اپنے پیرو مرشد کے اوراد و وظائف جاری رکھے اور جس بزرگ کے مزار پر حاضری ہوتی ایصال ثواب کر دیا جاتا اس کے علاوہ راستے میں حکیم سید اشرف جیلانی بزرگان دین کے واقعات سنا کر ایمان تازہ کرتے رہے۔

سکھر میں مفتی محمد حسین قادری علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری ہوئی جامعہ غوثیہ رضویہ ملاحظہ کیا اور طلباء سے ملاقات کی۔ رات خانپور میں قیام کیا اور صبح بعد نماز فجر اگلی منزل کے لئے روانہ ہوگئے۔

23 جنوری کو سب سے پہلے اوچ شریف پہنچے جہاں حضرت جلال الدین سرخ پوش علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری دی پھر حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمۃ کے مزار پُر انوار پر حاضری دی "یہ وہ عظیم ہستی ہیں جن سے حضرت غوث العالم تارک السلطنت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو چودہ سلاسل کا فیض حاصل کیا۔ دوپہر کا کھانا اور نماز ظہر کے بعد روانگی ہوئی اور یہاں سے سہ سٹہ خانقاہ شریف میں حضرت محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری دی بعد نماز ظہر یہاں سے بہاولپور پہنچے نماز مغرب اور عشاء بہاولپور میں ادا کی عزیز الرحمٰن اشرفی کی رہائش گاہ پر قیام رہا۔ رات ماڈل ٹاؤن میں بہاولپور کی ادبی، علمی شخصیت سید شاہد رضوی صاحب سے ملاقات کی (آپ اردو اکادمی بہاولپور، سہ روزہ الزبیر اور ماہنامہ الہام کے نگران اعلیٰ ہیں)۔

24 جنوری صبح بعد نماز فجر ناشتہ سے فارغ ہو کر جامعہ اویسیہ میں علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ خوانی کی اور بہاولپور سے روانہ ہوئے۔ چشتیاں شریف میں سلسلہ چشتیہ کی عظیم روحانی ہستی قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی علیہ الرحمۃ کے مزار اقدس پر حاضری ہوئی عجیب کیف و سکون حاصل ہوا۔ حضرت کی جامع مسجد میں نماز ظہر ادا کی پھر پاکپتن شریف روانہ ہوگئے۔ یہاں پہنچ کر کھانا کھایا نماز عصر ادا کی اور مغرب کے لئے بابا صاحب علیہ الرحمۃ کی مسجد میں ہی انتظار کیا۔ نماز مغرب کی ادائگی کے بعد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کے مزار اقدس پر حاضری دی فاتحہ خوانی اور چادر پوشی کی اب چار افراد پر مشتمل یہ کاروان داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے نگر لاہور کی جانب رواں دواں تھا۔ کار کے کیسٹ ریکارڈ میں مسلسل نعت خوانی یا علماء کی تقاریر جاری تھیں تمام ہمسفر روحانی کیف محسوس کر رہے تھے۔ بالآخر رات ۱۲ بجے کے قریب لاہور میں

جناب نثار احمد پراچہ اشرفی کی رہائشگاہ واقع ڈیفنس سوسائٹی پہنچے۔ یہاں حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے دو فرزند فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی اور صاحبزادہ سید مصطفٰی اشرف جیلانی قیام پذیر تھے۔

یاد رہے کہ حاجی نثار پراچہ اشرفی صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ گذشتہ کم وبیش ۱۷ سال سے سادات اشرفیہ کے لاہور میں میزبان ہیں اور دل وجان سے ان سادات اشرفیہ اور ان سے ملاقات کے لیے آنے والوں کی میزبانی کرتے ہیں حکیم سید اشرف جیلانی نے اپنے برادران سے ملاقات کی اور برادر اکبر کی دست بوسی کی رات گئے تک درگاہ شریف اور دیگر موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ صبح بعد نماز فجر ناشتہ سے فارغ ہوکر ۹ بجے کے بعد حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کے عرس کی تقریب میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں میں آپ کو یہ بتا تا چلوں کہ حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف جیلانی قدس سرہ اوقاف کی دعوت پر ہر سال اس عرس میں حاضر ہوتے رہے اب آپ کے فرزند اکبر فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی حاضری دیتے ہیں۔ اس اجلاس میں جید علماء اہلسنّت نے خطاب فرمایا نماز ظہر جامع مسجد داتا گنج بخش میں باجماعت ادا کی لنگر تناول کیا۔ اور واپس رہائش گاہ پہنچے بعد نماز مغرب حاجی نثار احمد پراچہ اشرفی کے ہاں سالانہ فاتحہ (برائے ایصال ثواب حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ اور حضرت اشرف المشائخ علیہ الرحمتہ) تھی۔ تمام اشرفی حضرات جو مختلف شہروں سے اس عرس میں شرکت کے لئے آئے تھے

آج یہاں جمع تھے ختم خواجگان ہوا اس کے بعد سید مصطفٰی اشرف جیلانی نے نعت پڑھی فاتحہ خوانی کے بعد لنگر شریف ہوا اس طرح یہ محفل اختتام کو پہنچی اور تمام اشرفی حضرات کو صاحبزادگان نے رخصت کیا۔ دوسرے روز لاہور کے مزارات کی زیارت کا پروگرام تھا بعد نماز فجر توفیق اشرفی اپنی کار لے آئے سب سے پہلے حضرت بابا شاہ جمال صاحب علیہ الرحمتہ کے مزار شریف پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ اب یہ کاروان ۱۸ افراد پر مشتمل تھا تعداد بڑھ گئی تھی جن میں فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی، حکیم سید اشرف جیلانی، سید مصطفٰی اشرف جیلانی ،اسماعیل غنی اشرفی، محمد قدیر اشرفی نور محمد اشرفی، توفیق اشرفی، اسماعیل اشرفی شامل تھے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمتہ کے مزار پرانوار پر کل حاضری ہوچکی تھی اس لیے شاہ جمال صاحب علیہ الرحمتہ کے مزار کی حاضری کے بعد حضرت میاں میر صاحب علیہ الرحمتہ کے مزار پرانوار پر حاضری دی یہاں سے سیدھے اندرون دہلی دروازے مسجد وزیر خان کے قریب جامعہ حسنات میں سید خلیل احمد قادری اشرفی علیہ الرحمتہ کے مزار پر فاتحہ خوانی کی۔ حضرت مولانا محمد خلیل احمد قادری اشرفی علیہ الرحمتہ کا مکمل تعارف آپ اسی شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔ جامعہ کی انتظامیہ حضرت علامہ اور حضرت اشرف المشائخ کے تعلقات سے بخوبی واقف ہے۔ اس لئے صاحبزادگان اور دیگر ساتھیوں کی جامعہ آمد پر خوشی کا اظہار کیا اور پر تکلف ناشتہ کا انتظام کیا۔

یہاں سے فارغ ہوکر واپس ڈیفنس پہنچے اور دوپہر دو بجے حکیم صاحب نے اپنے برادر اکبر ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی سے اجازت لی۔ اور اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ گجرات روانہ ہوگئے۔

گجرات شہر میں ساداتِ اشرفیہ کے عقیدت مند اختر صاحب کے ہاں دوپہر کا کھانا کھایا۔ نماز ظہر اور عصر گجرات میں ادا کی اور بڑیلہ شریف روانہ ہوگئے بعد نماز مغرب بڑیلہ شریف پہنچے اور یہاں

حضرت قنبیط علیہ السلام ابن آدم علیہ السلام کے مزار پر حاضری دی فاتحہ خوانی کے بعد راولپنڈی کے لئے روانہ ہوئے رات کی تاریکی بڑھ جانے سے کار کی رفتار کم ہوگئی تھی اسماعیل غنی اور قدیر اشرفی ڈرائیونگ کرتے رہے اور ایک دوسرے کو آرام دیتے رہے رات ۱۲ بجے راولپنڈی پہنچے اور سٹی ویو ہوٹل راجہ بازار میں قیام کیا کھانے سے فارغ ہوکر نماز عشاء ادا کی اور آرام کیا دوسرے روز صبح ناشتہ سے فارغ ہوکر پہلے بری امام اور گولڑہ شریف حاضر ہوئے۔

یہاں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی ان کے صاحبزادے سید غلام محی الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہما کے مزار پر حاضری دی پھر قدموں کی جانب دوسری عمارت میں حضرت پیر غلام معین الدین المعروف بڑے لالہ جی پھر ان کے صاحبزادے مشہور صوفی شاعر علامہ سید ضمیر الدین نیر گیلانی علیہ الرحمتہ کے مزار پر فاتحہ خوانی کی اور نماز ظہر ادا کر کے بذریعہ موٹر وے کلر کہسار پہنچے یہ بہت پُر فضاء مقام ہے یہاں ایک خوبصورت جھیل بھی ہے۔ لوگ یہاں تفریح کی غرض سے آتے ہیں چھوٹے چھوٹے ریسٹورنٹ اور بچوں کے لئے جھولے وغیرہ جھیل کے کنارے لگے تھے۔ لیکن مقصد تفریح نہیں تھا۔ بلکہ یہاں مزار پر حاضری مقصود تھی یہاں حضور سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمتہ کی اولاد میں دو بزرگ حضرت سید نور عالم گیلانی علیہ الرحمتہ اور محمد یعقوب گیلانی علیہ الرحمتہ کے مزار ہیں جو کافی بلندی پر واقع ہے۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں مجاہدین اسلام میں سے ہیں اور یہاں ان کو شہید کر دیا گیا تھا۔

یہاں روزانہ صبح مور اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں زائرین کی آمد و رفت جب بڑھتی ہے تو مور ادھر ادھر پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں۔ اسی لیے یہ درگاہ موروں والی سرکار کہلاتی ہے۔ عصر کے وقت روانگی ہوئی اور پھر بذریعہ موٹر وے بعد مغرب فیصل آباد پہنچے غسل کر کے کپڑے تبدیل کئے اور یہاں رات کا کھانا اللہ رکھا اشرفی کے ہاں تھا۔ عشائیہ سے فارغ ہوکر قیام گاہ پہنچے نماز عشاء کے بعد آرام کیا۔

21 جنوری بروز جمعہ نماز فجر کے بعد کچھ دیر آرام کیا پھر ناشتہ کیا وظائف سے فارغ ہوکر جمعہ کی تیاری شروع کردی گیارہ بجے کے بعد مرکز اشرفیہ روانگی ہوئی۔ پہلے کچھ دیر عزیز اشرفی کے ہاں ٹھہرے مرکز اشرفیہ کی جامع مسجد اشرف المشائخ میں اشرفی حضرات کی ایک بڑی تعداد پہلے سے موجود تھی استقبال ہوا۔

حکیم سید اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے سورۃ اخلاص کو موضوع خطاب بنایا۔ خطبہ جمعہ پھر نماز جمعہ کی امامت فرمائی نماز کے بعد ذکر بالجہر ہوا صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا ہوئی۔ مریدین ومعتقدین کی کثیر تعداد سے ملاقات کی یہاں سے ڈاکٹر ریاض اشرفی (خلیفہ مجاز حضرت اشرف المشائخ علیہ الرحمتہ) گھر پہنچے یہاں بھی کافی ملاقاتی موجود تھے کھانے سے فارغت کے بعد سب سے ملاقات ہوئی اور واپسی کے لئے روانگی ہوئی براستہ ملتان (بائی پاس) رات ۱۰ بجے بہاولپور پہنچے کھانا کھایا نماز عشاء راستے میں پڑھ چکے تھے اس لئے آرام کیا۔

29 جنوری بروز ہفتہ نماز فجر اور ناشتہ سے فارغ ہوکر کراچی کے لئے روانہ ہوئے۔ اسماعیل غنی اشرفی نے بہاولپور سے کراچی تک مسلسل ڈرائیونگ کی راستے میں صرف نماز اور کھانے کے علاوہ مسلسل سفر جاری رہا۔ اس طرح یہ روحانی اور وجدانی سفرات ساڑھے بارہ بجے کراچی پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ درگاہ عالیہ اشرفیہ میں مزارات شیخین پر حاضری ہوئی۔

کیا آپ جانتے ہیں ؟

حضرت مخدوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ

گذشتہ ماہ کی شخصیت

حضرت علامہ نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ

وہ کونسی شخصیت ہیں جن کی ولادت ۱۸۹۶ء میں ریاست (بھارت) میں ہوئی۔

جنھوں نے ابتدائی تعلیم کا آغاز ۵ سال میں فرمایا۔

جنھوں نے حافظ عبدالحکیم اور حافظ عبدالغفور سے قرآن پاک حفظ کیا۔

جنھوں نے ابتدائی اردو، فارسی کے اسباق، مرزا احمد بیگ سے پڑھے۔

جنھوں نے فن تجوید قاری قادر بخش صاحب سے حاصل کیا۔

جنھوں نے ۱۹۰۸ء میں درس نظامیہ کا آغاز فرمایا۔

جنھوں نے درس نظامیہ کی ابتدائی کتب صرف اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔

جنھوں نے ۱۵ سال کی عمر میں عالم دین کی سند حاصل کی۔

جنھوں نے حضرت علامہ حافظ نعیم الدین اشرفی مرادآبادی اور اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے اسناد فضیلت حاصل کی۔

جنھوں نے طب کی تعلیم نواب حامی الدین احمد خاں صاحب مراد آبادی سے حاصل کی۔

جنھوں نے قرأت کی سند رئیس القرآء مولانا عین القضاء سے حاصل کی۔

جنھوں نے پہلے اپنے والد صاحب سے اجازت وخلافت حاصل کی۔ پھر قطب دوراں اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں قدس سرہ سے اجازت وخلافت حاصل کی۔

جنھوں نے تفسیر قرآن کے علاوہ مختلف کتب کے ترجمہ اور تصانیف تحریر فرمائی۔ آپ اپنے وقت کے بہترین حافظ، قاری، شعلہ بیان، خطیب، مفسر، مفتی، شاعر اور ماہر طبیب تھے اور عظیم روحانی شخصیت تھے۔

جنھوں نے ایک بڑی عالی شان مسجد اور دارالعلوم کی تعمیر میں اپنے والد اور برادر کے ساتھ مل کر کام کیا۔

جنھوں نے تحریک آزادی اور تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔

جنھوں نے ختم نبوت کی تحریک کے سلسلے میں جیل کی سختیوں کی وجہ سے بیمار ہوکر قید سے رہائی حاصل کی اور رہائی کے ایک سال بعد آپ نے ۲ شعبان ۱۳۸۰ھ بمطابق ۱۹۶۱ء کو لاہور میں وصال فرمایا اور آپ کی آخری آرام گاہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمتہ کے مزار کے احاطہ میں ہے۔

اس عظیم شخصیت کا نام آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

الاشرف نیوز

سید صابر اشرف جیلانی

ربیع الاول کی بہاریں:

ربیع الاول شروع ہوتے ہی جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلسے شروع ہوگئے فخر المشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے پنجاب کے دورے سے جانے سے قبل ہی ربیع الاول کے پروگرام کی تاریخیں دے دی تھیں۔

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ:

اس سلسلے کا پہلا پروگرام منظور کالونی کی جامع مسجد قادریہ میں ہوا۔ جس میں حضرت فخر المشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے حضور ﷺ کے علم غیب پر خطاب فرمایا۔ اس جلسے میں منظور کالونی کی مساجد کے ائمہ کرام اور عوام اہلسنّت نے کثیر تعداد میں شرکت کی یہ پروگرام رات بارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔

Q.TV پر پروگرام:

5 فروری بروز ہفتہ Q.tv پر حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کو پروگرام ''نقطہ نظر'' میں بحیثیت مدعو کیا گیا تھا جس کا موضوع تھا خانقاہی نظام کیسے رائج ہو؟ اس پروگرام میں آپ کے ہمراہ مفتی محمد اسماعیل نورانی صاحب بھی تھے جبکہ میزبان شبیر ابوطالب صاحب تھے۔

حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے قرآن وحدیث کی روشنی میں میزبان کے سوالات کے جوابات دیئے اور اس بات کو ثابت کیا کہ اگر تمام خانقاہوں میں اصل خانقاہی نظام رائج ہو جائے تو معاشرہ صحیح ہوسکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اولیائے کرام کا پیغام محبت کا پیغام تھا۔

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ:

6 فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء صابری مسجد رنچھوڑ لائن میں حسب معمول جلسہ میلاد النبی ﷺ منعقد ہوا جس میں حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے خصوصی خطاب فرمایا آپ نے والضحیٰ والیلِ اذا سجی پر تقریر فرمائی یہ پروگرام رات ساڑھے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا اس میں عوام اہلسنّت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ:

9 فروری بروز بدھ 5 ربیع الاول بعد نماز عشاء KMA اسکول نزد گکڑی گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان جلسہ میلاد النبی ﷺ منعقد ہوا جس کا اہتمام حلقہ اشرفیہ کھارادر کی جانب سے کیا گیا تھا جلسے میں شہزادگان سلسلہ اشرفیہ نے شرکت کی۔ حضرت محبوب المشائخ مخدوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی، زینت المشائخ صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی، صاحبزادہ حافظ سید جمال اشرف جیلانی اور صاحبزادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے اسٹیج کو رونق بخشی۔ جبکہ خصوصی خطاب حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا آپ نے لقد کان لکم فی رسول اللہِ اسوۃ حسنہ کے موضوع پر خطاب فرمایا اور یہ ثابت کیا کہ حضور ﷺ کی سیرت پر عمل

کرنے میں ہم سب کی نجات ہے حلقہ اشرفیہ کے تمام مریدین اوران کے علاوہ عوام اہلسنت نے اس پروگرام میں شرکت کی یہ پروگرام ساڑھے بارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد لنگر کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ:

12 فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جناب فرحان اشرفی صاحب کی رہائش گاہ واقع ناظم آباد میں جلسہ میلاد النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے خطاب فرمایا آپ نے نام محمد ﷺ کے معارف پر گفتگو فرمائی اس جلسے میں بھی اشرفی افراد کے علاوہ علاقے کے لوگوں نے شرکت کی۔

جلسہ عید میلاد مصطفیٰ ﷺ:

13 فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء غوثیہ مسجد کورنگی میں ہر سال کی طرح اس سال بھی ۱۲ روزہ جلسوں کا اہتمام کیا گیا ۹ ربیع الاول کو حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے ختم نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

شب میلاد النبی ﷺ:

15 فروری بروز منگل ۱۱ ربیع الاول بعد نماز عشاء انجمن جشن عید میلاد النبی ﷺ کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی ۱۲ روزہ جلسے منعقد ہوئے اور حسب سابق بارہویں شب حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب سے قبل صاحبزادہ سید مصطفےٰ اشرف جیلانی نے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں حضرت فخر المشائخ نے انجمن کے کارکنان میں انعامات اور شیلڈ تقسیم کئے۔ یہ جلسہ رات ڈیڑھ بجے اختتام پذیر ہوا۔

شب بیداری بسلسلہ شب میلاد النبی ﷺ:

درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی کراچی کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے کہ مقدس راتوں میں شب بیداری کا پروگرام ہوتا ہے۔ جس میں آیہ کریمہ کا ختم اللہ الصمد کا ختم ہوتا ہے نوافل پڑھے جاتے ہیں اور اس شب کی مناسبت سے خطاب ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ ہمارے پیرو مرشد حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے شروع فرمایا تھا۔ جو الحمد للہ جاری ہے چنانچہ معمول کے مطابق اس سال بھی شب میلاد میں شب بیداری کا انعقاد ہوا جس میں سلسلہ اشرفیہ کے مریدین ومعتقدین اور متعلقین نے شرکت کی۔ شب میلاد کی مناسبت سے پوری رات درود شریف کا ختم ہوا اور نعت خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ جبکہ رات تین بجے حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے حضور ﷺ کے میلاد کے موضوع پر خطاب فرمایا بعد ازاں ذکر حلقہ ہوا اور صبح صادق کے وقت صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد خصوصی دعا ہوئی آخر میں لنگر شریف کا اہتمام ہوا۔

۱۲ ربیع الاول بعد نماز ظہر ناظم آباد میں جناب طیب اظہر صاحب کی رہائش گاہ کے سامنے ایک بڑے جلسے کا اہتمام کیا گیا جس میں حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے خصوصی خطاب فرمایا۔ یہ جلسہ بھی ہر سال اسی شان وشوکت سے منعقد ہوتا ہے اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی صلوٰۃ وسلام کے بعد لنگر شریف ہوا۔

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ:

18 فروری بروز جمعہ بعد نماز عشاء حلقہ اشرفیہ پیر کالونی میں جلسہ عید میلاد النبی ﷺ منعقد ہوا جس سے حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد

اشرف جیلانی نے خطاب فرمایا۔مخدوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید مکرم اشرف جیلانی اور حضرت علامہ غلام قمر الدین سیالوی دامت برکاتہم العالیہ نے شرکت فرمائی۔

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ:

20فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء کوثر مسجد موسیٰ لین میں عظیم الشان میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے عظمت مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔حلقہ اشرفیہ موسیٰ لین اور میٹھادر کے مریدین اور عوام اہلسنّت کی کثیر تعداد نے شرکت کی اس کے علاوہ علاقہ کے ائمہ کرام اور مسجد ھذا کے خطیب وامام حضرت علامہ خان محمد درانی مدظلہ نے بھی شرکت فرمائی۔ حضرت نے آخر میں دعا فرمائی بعدازاں جناب بلال اشرفی صاحب کے ہاں تقریب میں شرکت فرمائی۔

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ:

26فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء حلقہ اشرفیہ لیاقت آباد کے زیر اہتمام جلسہ میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔جس سے حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے خطاب فرمایا۔آپ کے خطاب سے قبل جناب حافظ عامر قادری نے بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت پیش کی اس محفل میں حضرت زینت المشائخ صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی نے بھی شرکت فرمائی۔

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ:

27فروری بروز اتوار صبح ۱۱ بجے دارالعلوم رضویہ گلشن بہار اورنگی ٹاؤن میں فکری نشست سے حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے خطاب فرمایا۔آپ نے میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر خطاب فرمایا اس موقع پر دارالعلوم کے مہتمم حضرت علامہ سید ممتاز اشرفی مدظلہ العالی، حضرت علامہ الیاس رضوی اشرفی، جناب بلال اختر صاحب اور علاقے کے دیگر افراد نے شرکت کی۔

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ:

27فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء P.I.B کالونی میں جناب حاجی محمد صاحب کی طرف سے عید میلاد النبی ﷺ کے جلسے کا اہتمام کیا گیا جس سے حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے خطاب فرمایا۔

اس کے علاوہ دیگر صاحبزادگان کی مصروفیات:

حضرت زینت المشائخ صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے 6فروری ۲ ربیع الاول بعد نماز عشاء انجمن جشن عید میلاد النبی ﷺ کے زیر اہتمام بارہ روزہ جلسہ کے دوسرے دن کی نشست سے خطاب فرمایا۔آپ نے نظام مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر مدلل خطاب فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ حافظ سید جمال اشرف جیلانی نے 12فروری ۸ ربیع الاول انجمن جشن عید میلاد النبی ﷺ کے آٹھویں دن کے جلسہ سے خطاب فرمایا۔آپ نے مقام مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

12 ربیع الاول بعد نماز ظہر گلبہار میں واقع مدرسہ میں حضرت صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی نے خطاب فرمایا۔

13 ربیع الاول حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ کے سلسلے میں درگاہ عالیہ اشرفیہ میں بعد نماز مغرب نعت خوانی کا پروگرام ہوا۔محفل کے اختتام پر حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے دعا فرمائی۔حضرت اشرف المشائخ اور سلسلہ

اشرفیہ کے بزرگان کے لئے ایصال ثواب کیا گیا جس میں ۲ کلام پاک ،۷ لاکھ ۴۰ ہزار درود شریف، ایک ہزار ایک سو درود تاج، ۳ لاکھ ۷۵ ہزار اللہ الصمد، ۳۰ ہزار کلمہ شامل ہیں۔

۸ روزہ دورہ ملتان:

ہر سال سادات اشرفیہ میں سے کوئی ایک صاحبزادے حلقہ اشرفیہ ملتان کی جانب سے ماہ ربیع الاول میں نکالے جانے والے جلوس اور مختلف مساجد میں تقاریر کے پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ اس مرتبہ حضرت صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی مدظلہ العالی عمران اشرفی، فاروق اشرفی اور اسمٰعیل چاند اشرفی کے ہمراہ 14 فروری ۱۰ ربیع الاول بروز پیر بائی روڈ ملتان کے لئے روانہ ہوئے۔ جب آپ ملتان پہنچے تو حلقہ اشرفیہ ملتان کے مہتمم جناب ساجد عمر اشرفی دیگر مریدین کے ہمراہ حضرت کا استقبال کیا۔ حضرت صاحبزادہ نے ملتان کی مختلف مساجد میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر خطاب فرمایا جس میں ملتان شہر کی عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ۱۱ ربیع الاول کی رات جشن میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں ایک عظیم الشان اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس سے صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی نے خطاب فرمایا۔ دوسرے دن صبح ۱۲ ربیع الاول کے جلوس کی قیادت فرمائی جو مرکز اشرفیہ ملتان قاسم بیلا سے نکالا گیا یہ جلوس مختلف مقامات سے ہوتا ہوا مرکز اشرفیہ ملتان پر اختتام پذیر ہوا۔ اس جلوس میں اہلسنت کی دیگر تنظیموں نے بھی شرکت کی اس کے علاوہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے جامعہ مسجد رفیق نور میں جمعہ کی امامت فرمائی اور خطاب بھی فرمایا

22 فروری بروز منگل حضرت صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی آٹھ روزہ دورہ مکمل کر کے کراچی تشریف لائے۔

استقبالیہ اسٹال:

مرکزی حلقہ اشرفیہ پاکستان کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی کراچی کے مختلف علاقوں میں جلوس کے استقبال کے لئے اسٹال لگائے گئے یہ اسٹال گلبہار، میٹھادر، لیاقت آباد، پیر کالونی، اور کورنگی کے علاقوں میں لگائے گئے۔

میٹھادر کے علاقے میں جناب سید عباس اشرفی، محمد علی اشرفی، سید کاشف اشرفی، سید یوسف اشرفی، آصف اشرفی اور ان کے علاوہ دیگر مریدین نے اسٹال پہ خدمات انجام دیں۔

لیاقت آباد میں جناب سید ریحان اشرفی، راشد اشرفی اور کاشف اشرفی نے اسٹال پہ موجود رہ کر آنے والے جلوس کا استقبال کیا۔

گلبہار میں جناب سید سلمان اشرفی، سید امین اشرفی، فرحان اشرفی خرم اشرفی، عامر اشرفی اور ان کے علاوہ دیگر مریدین نے خدمات انجام دیں۔

پیر کالونی میں جناب صدیق اشرفی، احمد اشرفی، محمد علی اشرفی، مجید اشرفی اور دیگر مریدین نے آنے والے جلوس کا استقبال کیا۔

کورنگی کے اسٹال پر طاہر اشرفی اور ان کے علاوہ دیگر مریدین نے خدمات انجام دیں۔

صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف جیلانی نے ان تمام اسٹال کا دورہ فرمایا اور تمام کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM